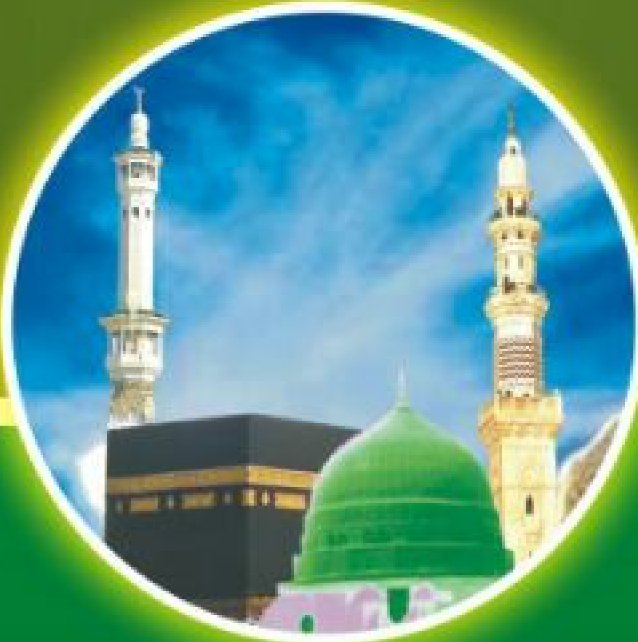
تمام دنیوی واخروی مشکلات کے حل کیلئے
اکابرو اسلاف کے آزمودہ مستند

وَظائِف ومعمولات

- مسنون ومقبول دعائیں
- چہل ربّنا
- چالیس درود وسلام
- کلامِ عارفانہ
- کلامِ ثاقب



مُرتّب

مولانا کلیم اللہ قاسمی

معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

دردمندانہ گذارش

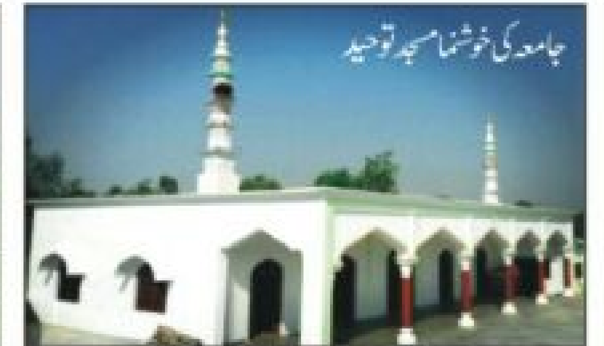
جامعہ قاسم العلوم الاسلامیہ موضع جیوتی شاہ عالمپور پوسٹ کملاپور ضلع سیتاپور کا قیام ۲۵رستمبر ۲۰۰۶ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ کو اکابر علماء کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ علاقہ کے نونہالوں کو علوم اسلامیہ وعصریہ سے آراستہ کرنے میں سرگرم عمل ہے اور ترقی کے راہ پر گامزن ہے۔

جامعہ میں ایک منزلہ ''مسجد توحید'' اور طلبہ کی رہائش اور درسگاہوں کے لئے ''قاسمی منزل'' (۱۱ کمروں) کی تعمیر ہوچکی ہے، **درجات تحفیظ القرآن کیلئے پانچ درسگاہوں کی تعمیر ضروری ہے۔**

اسی طرح مدرسہ میں مقیم سو (۱۰۰) نادار طلبہ کے کھانے، ناشتے کا نظم منجانب مدرسہ ہے۔

ان تعلیمی وتعمیری منصوبوں کی تکمیل کیلئے دردمند اور اہل دل اصحابِ خیر سے دعا کی التجا کے ساتھ خصوصی توجہ اور تعاون کی گذارش ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایُضِیعُ اَجْرَالْمُحْسِنِیْنَ.

الداعی الی الخیر: کلیم اللہ قاسمی


جامعہ کی خوشنما مسجد توحید


جامعہ قاسم العلوم


قاسمی منزل


اس آراضی پر پانچ درسگاہوں کی تعمیر ضروری ہے

نقد یا بذریعہ منی آرڈر، چیک، ڈرافٹ اور آن لائن رقم بھیجنے کا پتہ

ACCOUNT NO. 00030511196307. STATE BANK OF INDIA SITAPUR, DISTT. SITAPUR (U.P.)
Sponsored By: Maulana Mohammad Kaleemullah Qasmi.
Principal Madrasa Qasimul Uloom Al Islamia Vill. Jyoti shah Alampur Po. Kamlapur Distt: sitapur (U.P.)
Cell: No. 09412677469 - 09410679786

جامعہ قاسم العلوم الاسلامیہ جیوتی شاہ عالمپور کملاپور ضلع سیتاپور، یوپی

Usama sajid Mob: 8126462740

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ. (النمل:٦٢)

بھلاکون پہنچتاہے بےکس کی پکار کو جب وہ اس کو پکارتاہے اوردور کرتاہے سختی۔

تمام دنیوی واخروی مشکلات کے حل کیلئے

اکابرواسلاف کے آزمودہ مستند

وظائف ومعمولات

مع کلامِ عارفانہ منظوم

مرتب:

مولانا کلیم اللہ قاسمی

معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد
وشریک ادارت ماہنامہ ''ندائے شاہی'' مرادآباد

ملنے کا پتہ

مدرسہ قاسم العلوم الاسلامیہ

فتح پور، جیوتی شاہ عالمپور پوسٹ کملاپور، ضلع سیتاپور، موبائل:9410679786
E-mail:kalimullahqasmi1974@gmail.com

تفصیلات

نام کتاب : مستند وظائف ومعمولات

مرتب: مولانا کلیم اللہ قاسمی

معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

سن اشاعت اول: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ

سن اشاعت دوم: شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ

تعداداشاعت: ۱۱۰۰ عدد

طباعت: نائس پریس، صاحب آباد، غازی آباد، یوپی

ناشر: مکتبہ قاسمیہ مدرسہ قاسم العلوم الاسلامیہ
قاسم نگر، جیوتی شاہ عالمپور، پوسٹ کملاپور، سیتاپور، یوپی

ملنے کے پتے

مکتبہ الاصلاح لالباغ مرادآباد ☆ دارالمعارف دیوبند

رابطہ : 09410679786، 09412677469

فہرست عنوانات مع صفحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

"مستند وظائف ومعمولات" چند اہم دعاؤں اور وظائف کا مجموعہ ہے، جس میں ایسی دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے جن کے پڑھنے سے امت مسلمہ کو نیکیوں کا خزانہ اور دینی و دنیوی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، یہ تمام دعائیں اور معمولات اکابر واسلاف کی مجرب اور آزمودہ ہیں جنکے فوائد سو فیصد یقینی ہیں، ان کے پڑھنے کے بعد زندگی سے مصائب ومشکلات کا ختم ہو جانا اور ہر طرح کی آفات وبلیات سے محفوظ ہو جانے کی ضمانت ہے۔

اس لئے ان وظائف اور معمولات کو پڑھنے کیلئے اس طرح ترتیب بنالیں کہ فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر سورۂ یٰس کی تلاوت فرمالیں، اگر کسی وجہ سے سنتوں کے بعد نہ پڑھ سکیں تو نماز کے بعد پڑھ لیں، پھر درود تنجینا ۴۰ مرتبہ پڑھ لیں، اور کم از کم ایک پارہ یا آدھا پارہ قرآن پاک کی تلاوت کریں، تلاوت سے فراغت کے بعد کلمہ طیبہ کا ذکر کریں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۲۰۰ مرتبہ)   اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ (۴۰۰ مرتبہ)

اَللّٰہُ اَللّٰہُ (۶۰۰ مرتبہ)   اَللّٰہُ (۱۰۰ مرتبہ)

ہمارے بزرگوں کے یہاں ذکر کے لئے کلمہ طیبہ اور اسم ذات باری تعالیٰ کا یہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے اگر کوئی طالب باصلاحیت اور محنتی ہے اور تمام وظائف باآسانی پورے کر سکتا ہے تو اس کو ذکر کے مذکورہ وظائف کا سبق دیا جاتا ہے، ورنہ طالب کی حیثیت اور ہمت کے مطابق درجہ وار بتدریج ذکر کی تلقین کی جاتی ہے، اس لئے طالب اور ذاکر کو اپنے شیخ کے سبق کے مطابق ذکر کی کوشش کرنی چاہئے، ذکر کرتے وقت نگاہیں علامہ مجذوب صاحبؒ کے کلام پر رکھیں اور ان کے اشعار کو پڑھ پڑھ کر اور سمجھ کر ذکر کریں تو ذہنی طور پر تمام توجہ اللہ کی ذات پر معمور ہوگی اور ایسا محسوس ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ سے باتیں ہو رہی ہوں اور جذب کی کیفیت طاری ہوگی اور ذکر میں لذت آئیگی۔

اسی طرح سیدی ومولائی حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد فرمودہ اشعار کبھی کبھی پڑھ لیا کریں جن کے پڑھنے سے سرور کونین ﷺ کی محبت والفت میں زیادتی نصیب ہوگی اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا، اس کے بعد اگلی دعائیں اور تسبیحات کا تین تین مرتبہ یا پچیس پچیس مرتبہ ورد کریں، یا جس طرح طبیعت میں انشراح ہو اتنی مقدار میں پڑھ لیں، مغرب کے بعد یا جب فراغت ہو تو ایک ایک منزل اَلْحِزْبُ الْاَعْظَمْ اور مناجات مقبول پڑھ لیں۔

اس ترتیب سے یا حسب سہولت کسی بھی وقت ان اوراد اور وظائف کے پڑھنے کا معمول بنالیں اور پابندی سے پڑھ لیا کریں تو دنیا اور آخرت میں بے شمار برکات اور فوائد حاصل ہوں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

کلیم اللہ قاسمی غفرلہٗ
معتمد دار الافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد
۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ

تقریظ وتائید

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم

مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (سورہ یونس:۶۲-۶۴) یادرکھو! یقیناً جولوگ اللہ کے دوست ہیں نہ انھیں کوئی ڈروخوف ہے اور نہ ہی وہ لوگ غمگین ہوں گے، جولوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے دنیا وآخرت کی زندگانی میں خوش خبری ہے، اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مدظلہٗ نے زیرنظر کتاب مرتب فرماکر مسلمانوں کے لئے یادآخرت اوراس کی تیاری کے لئے ایک بہترین سامان فراہم کردیا ہے، جومسلمان اپنی زندگی کومشائخ اوراولیاء اللہ کے نقش قدم پرلگانا چاہتے ہوں ان کی رہنمائی کے لئے یہ کتاب بہترین ذریعہ بنے گی، اس کتاب کے اندر سلوک کے بزرگوں کے وظائف اور معمولات بہت اچھے انداز سے جمع کئے گئے ہیں، اوراس میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ کے اجل خلیفہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ اور عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کے ایسے اشعار بھی جمع کردیئے ہیں جو مسلمانوں کے دلوں کو ہلاکر رکھ دینے والے ہیں، اور ساتھ میں مستند کتب حدیث کے حوالہ سے چالیس درود شریف بھی نقل کردئے گئے ہیں، جن کو وظیفہ کے طور پر پڑھنا آسان ہوجائے گا، اور یہ چالیس درود شریف درحقیقت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی کتاب ''زادالسعید'' اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی کتاب ''فضائل درود شریف'' سے اخذ کرکے احقر نے حدیث کی کتابوں سے مراجعت کے بعد ''انوار زندگی'' میں درج کردیا تھا، مؤلف موصوف نے وہیں سے اس کتاب میں درج کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ مذکورہ خوبیوں کی بناء پر یہ کتاب انشاء اللہ مسلمانوں کے درمیان بہت جلد شرف قبولیت حاصل کرے گی، اللہ تعالیٰ اس کتاب کوقبول فرماکر مؤلف موصوف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ

تقریظ و تائید

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصورپوری دامت برکاتہم

مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

باسمہ سبحانہ تعالی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم، اما بعد !

رفیق گرامی جناب مولانا کلیم اللہ صاحب زیدکرمہم معتمد دارالافتاء مدرسہ شاہی ورکن مجلسِ ادارت ''ماہنامہ ندائے شاہی'' مرادآباد نے بڑی محنت سے اکابرواسلاف کے آزمودہ، مستندوظائف ومعمولات کواس رسالہ میں جمع کردیا ہے، بلاشبہ ہرمشکل کے حل کے لئے انابت الی اللہ واحدراستہ ہے، اس لئے ہرمسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی ہرضرورت کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنے کا معمول بنائے اوراس رحمٰن ورحیم ذات سے قبولیت کی امیدرکھے۔ انشاءاللہ جس درجہ کایقین ہوگا اسی کے بقدراجابت کے دروازے کھلیں گے اوردارین میں کامیابی کے فیصلے ہوں گے۔

امید ہے کہ یہ رسالہ شائقین کے لئے رہنمائی اورسہولت کا ذریعہ بنے گا۔

احقر دعاء کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتب موصوف کی خدمت کوقبول فرمائیں اوراس رسالہ کے نفع کوعام اورتام فرمائیں۔ آمین۔

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصورپوری

۱۴ / ۵ / ۱۴۳۵ھ

بسم اللہ کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فضیلت : فخردوعالم سیدالکونین حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص یہ چاہتا ہے کہ جہنم پرمتعین انیس عذاب کے فرشتوں سے محفوظ رہے جن کو ''زبانیہ'' کہاجاتا ہے، تواس کو ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھنا چاہئے۔ (ابن کثیر۱/۲۸)

بِسْمِ اللّٰهِ کے بہت سے خواص اورفوائد مجربہ اکابر سے منقول ہیں چند یہاں درج ہیں۔

(۱) جوشخص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کوبارہ ہزارمرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہرایک ہزار پوراکرنے کے بعد درودشریف کم ازکم ایک مرتبہ پڑھے، اورمقصد کے لئے دعاء مانگے، پھرایک ہزارمرتبہ اوراسی طرح پڑھ کرمقصد کے لئے دعاء مانگے، پھرایک ہزارمرتبہ اوراسی طرح پڑھ کرمقصد کے لئے دعاکرے اسی طرح بارہ ہزار پوراکردے توانشاءاللہ ہرمشکل آسان اورہرحاجت پوری ہوگی۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ کے حروف کے عددسات سوچھیاسی (786) ہیں جوشخص اس عدد کے موافق سات روزتک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھاکرے اوراپنے مقصد کیلئے دعاء کیاکرے، انشاءاللہ مقصد پوراہوگا۔

(۳) جو شخص اس کو چھ سو مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و عزت ہوگی کوئی اس سے بدسلوکی نہ کر سکے گا۔

(۴) جو شخص محرم کی پہلی تاریخ کو ایک سو تیرہ (113) مرتبہ پوری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا ہر طرح کی آفات و مصائب سے محفوظ رہے گا مجرب ہے۔

(۵) جو سونے سے پہلے اکیس مرتبہ پڑھے تو چوری اور شیطانی اثرات سے اور اچانک موت سے محفوظ رہے گا۔

(۶) کسی ظالم کے سامنے پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مغلوب کر کے اس کو غالب کر دیں گے۔

(۷) سات سو چھیاسی (786) مرتبہ پانی پر دم کر کے طلوع آفتاب کے وقت پیئے تو ذہن کھل جائے اور حافظہ قوی ہو جائے۔ (جواہر الفقہ ۱۳/۵، ۱۴/۵)

بِسْمِ اللّٰهِ کی خاصیات و برکات بہت زیادہ ہیں ان میں سے چند اوپر لکھ دئے گئے ہیں، اس ورد کو زیادہ سے زیادہ پڑھ کر اس کی برکات و خیرات کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

□□□

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے، جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

جو مالک ہیں روزِ جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے

نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤

اعانت کی درخواست کرتے ہیں۔ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ رستہ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦ آمین

ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے۔

فضیلت سورۂ فاتحہ

حضرت ابوسعید بن المعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی سب سورتوں میں عظیم ترین سورۃ سورۂ فاتحہ ہے۔ (بخاری ۲/۷۴۹)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سورۂ فاتحہ ہر زہر کیلئے شفاء ہے۔ (شعب الایمان ۲/۴۵۰)

ایک مرتبہ کسی کے سانپ نے کاٹ لیا تو حضرت سیدنا ابوسعید خدریؓ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کردیا وہ اچھا ہوگیا، اس کا نام سورۂ شفاء بھی ہے۔ (بخاری ۲/۷۴۹، شعب الایمان ۲/۴۴۹ رقم: ۲۸۱۶)

ایک روایت میں ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔ (شعب الایمان ۲/۴۵۰، درمنثور ۱/۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سورۃ کو بچھو کے کاٹے ہوئے پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کردیں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ (ترمذی ۲/۲۶)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے وہ موت کے علاوہ ہر بلاء سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/۲۲)

مشائخ کا ایک خاص مجرب اور پر اثر معمول

تمام مشائخ چشتیہ کا یہ مجرب معمول ہے کہ جو شخص فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ کے وصل کے ساتھ (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملاکر) اکتالیس مرتبہ پڑھنے پر مداومت کرلے تو اس کی ہر مشکل آسان ہوگی اور تمام حاجات اور ضروریات پوری ہوں گی اور ہر طرح کے امراض سے شفاء نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ (بیاض خاص حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہٗ)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۲۵۵ البقرۃ ۲

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے جس کو نہ کبھی اونگھ لگتی ہے، نہ نیند، آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ بھی) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی) سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کرسکے وہ سارے بندوں کے تمام آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے اور وہ لوگ اس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرہ میں نہیں لاسکتے سوائے اس بات کے جسے وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ان دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا اور وہ بڑا عالی مقام صاحب عظمت ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے دو حدیثیں آیۃ الکرسی سے متعلق مروی ہیں مخبر صادق امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی قرآنِ کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے، جو شخص صبح کو ایک دفعہ پڑھے گا تو شام تک کے لئے

اورشام کوایک دفعہ پڑھے گا توصبح تک کے لئے انشاءاللہ ہرقسم کی آسمانی اورزمینی بلاؤں اورآفات وپریشانیوں سے محفوظ ہوجائے گا۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک لمبی حدیث شریف مروی ہے کہ جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے گی جنات اورشیاطین اس گھر کے قریب بھی نہیں آسکتے۔اس حدیث میں جھوٹے سرکش جن کو پکڑ لینے کا واقعہ بھی ہے۔(ترمذی۲/۱۱۵بخاری۲/۷۴۹)

لہٰذا ہر گھر کے مرد وعورت کو آیۃ الکرسی صبح شام پڑھنے کا اہتمام رکھنا چاہیئے۔(انوارزندگی/۷۰)

قرض ادا ہونے کا قرآنی نسخہ

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِکَ الْخَيْرُ اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا

وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ، اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنِ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِکَ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِکَ. (المعجم الکبیر ۲۰/ ۱۵۵ حدیث ۳۲۳، ۲۰/ ۱۵۹ حدیث ۳۳۲، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۸۶)

ترجمہ: آپ کہیئے اے سارے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور تو جس سے چاہے حکومت چھین لے، تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے اور تو بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے، دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم آپ جس کو چاہتے ہیں اس سے عطا کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں روک دیتے ہیں مجھ پر ایسی رحمت نازل فرمادیجئے جس کے ذریعہ سے آپ مجھے اپنے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کردیں، اے اللہ! تو مجھے فقر وفاقہ سے نجات دے کر مالدار بنادے اور میری طرف سے میرا قرضہ ادا فرمادے اور تو مجھے اپنی عبادت میں لگائے ہوئے موت عطا فرما اور اپنے راستہ میں مجاہدہ کی حالت میں موت عطا فرما۔

فضیلت: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کا بہت خیال فرماتے تھے اور اپنی مجلسوں میں

ان کی طرف خاص توجہ فرمایا کرتے تھے۔اتفاق سے ایک دفعہ جمعہ کے دن آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو اپنی مجلس میں نہیں پایا تو آپ ﷺ بنفسِ نفیس حضرت معاذ بن جبلؓ کے گھر خیریت معلوم کرنے کیلئے تشریف لے گئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ معاذ بن جبلؓ بیمار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے میں نے تم کو نہیں دیکھا ؟ تو حضرت معاذؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! میرے اُوپر ایک یہودی کا قرضہ تھا اور جب میں آپ کی خدمت میں حاضری کیلئے نکلا تو راستہ میں اس قرضہ کی بناء پر یہودی نے روک لیا جس کی وجہ سے میں دربار رسالت میں حاضر نہ ہوسکا، تو اس پر آپ ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا میں تم کو قرض کی ادائیگی کے لئے ایسا نسخہ بتادیتا ہوں کہ اگر تمہارے اُوپر جبل صبر کے برابر بھی قرضہ کا بار اور بوجھ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بھی آسانی کے ساتھ تمہارے اُوپر سے اُتارنے کے اسباب فراہم کردے گا۔

''جبل صبر'' جزیرۃ العرب ملک یمن کا ایک مشہور ترین طویل عریض پہاڑ ہے، اگر جبل صبر جیسے پہاڑ کی طرح بھی قرضہ ہو تو اس دُعاء کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ایسے قرضہ کے بار اُتارنے کیلئے بھی آسانی کے اسباب فراہم کردیتا ہے۔

(المعجم الکبیر ۱۵۵/۲۰ حدیث ۳۲۳، ۱۵۹/۲۰ حدیث ۳۳۲، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۸۶)

اس دُعا کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ناقابل برداشت قرض کی ادائیگی کے اسباب فراہم ہوجائیں گے جب تک قرض ادا نہ ہو اس وقت تک روزانہ صبح وشام ایک ایک بار پڑھ لیا کریں۔(انور نبوت ۴/۴۷۶ تا ۴۷۷)

عظیم الشان وظیفہ

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مرفوعًا روایت ہے کہ جب سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک نازل ہوئی تو عرش سے معلّق ہوکر فریاد کی کہ کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرمارہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گے، ارشاد فرمایا کہ قسم ہے میری عزت وجلال اور ارتفاع مکان کی کہ جو لوگ ہر فرض نماز کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمائینگے اور جنت الفردوس میں جگہ دیں گے، اور ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھیں گے اور ان کی ستر حاجتیں پوری کریں گے جس کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔

(دیلمی، بحوالہ تفسیر روح المعانی ۱۷۰/۳-۱۷۱ مکتبہ زکریا دیوبند)

علامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے، ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب سنایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے۔ حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ: لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر تک پڑھتا ہے۔ (فضائل درود ۶۱/۷)

ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلیؒ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا ورد پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے یہی بتایا، ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم خصافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے، ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے، ابوبکر کے شاگردوں میں اس کا چرچہ ہوا، انھوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلیؒ کے لئے آپ کھڑے ہوگئے، انھوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہیں اس کے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی، حضور ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا احترام کرنا، ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شبلی کا یہ اعزاز آپ ﷺ کے یہاں کس وجہ سے ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور (۸۰) برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (فضائل درود شریف ۶۲/۷)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ البقرة ۲

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ البقرة ۲

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَمَا اخْتَلَفَ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ اٰلِ عِمْرٰن ۳

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ اٰلِ عِمْرٰن ۳

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۫ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ اَلتَّوْبَة ۹

مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کا نبوی نسخہ

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" (کنز العمال ۲/۲۷، رقم: ۳۵۸۰، ۲/۲۷۰، رقم: ۴۹۵۷)

صبح اور شام ایک ایک مرتبہ پڑھیں

ترجمہ سورۂ فاتحہ : تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے، جو روزِ جزا کا مالک ہے، (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما، ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے، نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

ترجمہ آیت الکرسی : اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے جس کو نہ کبھی اونگھ لگتی ہے، نہ نیند، آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ بھی) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی) سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے، وہ سارے بندوں کے تمام آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے اور وہ لوگ اس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرہ میں نہیں لا سکتے سوائے اس بات کے جسے وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ان دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا اور وہ بڑا عالی مقام صاحب عظمت ہے۔

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے، ہدایت کا راستہ گمراہی سے ممتاز ہو کر واضح ہو چکا، اس کے بعد جو شخص طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے گا، اس نے ایک مضبوط کنڈا تھام لیا جس کے ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں، اور اللہ خوب سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے، اللہ ایمان والوں کا رکھوالا ہے؛ وہ انہیں اندھیریوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، ان کے رکھوالے وہ شیطان ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر اندھیریوں میں لے جاتے ہیں، وہ سب آگ کے باسی ہیں؛ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

ترجمہ : اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے انصاف کے ساتھ (کائنات کا) انتظام سنبھالا ہوا ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس کا اقتدار بھی کامل ہے، حکمت بھی کامل، بیشک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے الگ راستہ لاعلمی میں نہیں بلکہ علم آجانے کے بعد محض آپس کی ضد کی وجہ سے اختیار کیا اور جو شخص بھی اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے تو (اسے یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ترجمہ : آپ کہئے اے سارے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور تو جس سے چاہے حکومت چھین لے، تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے اور تو بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

ترجمہ : (لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دُھن لگی ہوئی ہے، جو مؤمنوں کے لئے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے، پھر بھی اگر یہ لوگ منہ موڑیں تو (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ: میرے لئے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ترجمہ : میں پناہ چاہتا ہوں اس اللہ کی جو بہت زیادہ سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے، وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ چھپے کھلے کا جاننے والا ہے، بخشنے اور رحم کرنے والا وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا نگہبان، غالب، خود مختار بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں، وہی اللہ ہے، پیدا کرنے والا بنانے والا، صورت کھینچنے والا، اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے نام، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور غالب ہے حکمت والا ہے۔ (سورۂ حشر:۲۴)

فضیلت: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور اگر اس دن اسے موت آ گئی تو شہید مرے گا، اور جو شام کو پڑھ لے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا، یعنی ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مرگیا تو شہید مرے گا۔ (مشکوٰۃ ۱۲۸، ترمذی ۲/ ۱۲۰، عمل الیوم واللیلہ ۳۸۶/ رقم: ۶۸۱)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح و شام پڑھے اور اسی دن رات میں انتقال ہو جائے تو اسکے لئے جنت واجب ہو جائیگی۔ (تفسیر مظہری ۹/ ۲۴۷)

خوشنودیٔ رب حاصل کرنے کی دعاء

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ (مومنون: ۱۱۸)

ترجمہ: میرے پروردگار میری خطائیں بخش دے اور رحم فرمادے تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

فضیلت: اس کے پڑھنے سے مغفرت اور رحمت خداوندی، خوشنودی الٰہی، دنیا اور آخرت دونوں جگہ حاصل ہوتی ہے۔ اس دعائیہ آیت قرآنی میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت طلب کرتے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ بندہ اپنے رب سے ہر مضر اور تکلیف دہ چیز سے محفوظ رہنے اور ہر اچھی مراد اور محبوب چیز حاصل ہونے کی دعاء مانگتا رہے۔ اس دعاء میں دفع مضرت اور جلب منفعت جو انسانی زندگی اور اس کے مقاصد کا خلاصہ ہیں دونوں شامل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کو اس دعاء مغفرت و رحمت کی تلقین

باوجودیکہ آپ ﷺ معصوم ہیں دراصل امت کو سکھانے کے لئے ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کے امتیوں کو زیادہ سے زیادہ اس دعاء کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (معارف القرآن ۶/ ۳۳۹)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کے کان میں سورۂ مومنون کی یہ آیتیں اَفَحَسِبْتُمْ سے آخر رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ تک پڑھ دیا وہ اسی وقت اچھا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (معارف القرآن ۶/ ۳۳۸، ۶/ ۳۳۹)

حسن خاتمہ حاصل کرنے کی دعاء

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ (آل عمران: ۸)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

فضیلت: ہر فرض نماز کے بعد الحاح (آہ وزاری) سے یہ دعا پڑھنا مفید ہے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استقامت اور حسن خاتمہ کی درخواست کا بندوں کے لئے سرکاری مضمون نازل فرمایا ہے۔ اور جب شاہ خود درخواست کا مضمون عطا فرمائے تو اس کی قبولیت یقینی ہوتی ہے، لہٰذا اس دعاء کی برکت سے استقامت اور حسن خاتمہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور عطاء ہوگا۔ (گنجینۂ اسرار/۱۶) اس دعائیہ آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت اور ضلالت اللہ ہی کی جانب سے ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتے ہیں اس کے دل کو نیکی کی جانب مائل کردیتے ہیں اور جس کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اس کے دل کو سیدھے راستہ سے پھیر لیتے ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی دل ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں حق پر قائم رکھتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کو حق سے پھیر دیتے ہیں۔ (معجم کبیر طبرانی ۳۶۶/۲۳)

وہ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اس لئے جن لوگوں کو دین پر قائم رہنے کی فکر ہوتی ہے وہ ہمیشہ اپنے اللہ سے استقامت کی دعاء مانگتے ہیں حضور اکرم ﷺ ہمیشہ استقامت کی دعاء مانگا کرتے تھے۔ (معارف القرآن ۲/۲۳)

اس لئے اس دعاء کو پڑھنے کا معمول بنالیں تاکہ اپنے دین وایمان میں استقامت نصیب ہو اور حسن خاتمہ کی دولت مقدر ہو۔

علم میں زیادتی حاصل کرنے کی دعاء

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۔(سورۂ طٰہٰ:۲۵)

ترجمہ: پروردگار میری خاطر میرا سینہ کھول دیجئے اور میرے لئے میرا کام آسان بنادیجئے۔

فضیلت: یہ دعاء ذہن کو کھولنے، زبان کی لکنت دور کرنے، دل کی کشادگی، نیز علم میں اضافہ کا ذریعہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب کلام الٰہی کا شرف حاصل ہوا اور منصب نبوت ورسالت عطا ہوا تو اپنی ذات اور اپنی طاقت پر بھروسہ چھوڑ کر خود حق تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہوگئے کہ اس منصب عظیم کی ذمہ داریاں اسی کی مدد سے پوری ہوسکتی ہیں اور ان پر جو مصائب اور شدائد آنا لازمی ہیں ان کی برداشت کا حوصلہ بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا ہوسکتا ہے اس لئے انہوں نے یہ دعا رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي: یعنی میرا سینہ کھول دے اس میں ایسی وسعت عطا فرمادے جو علوم نبوت کا متحمل ہو سکے، اور دعوت ایمان لوگوں تک پہونچانے میں جو ان کی طرف سے سخت سست سننا پڑتا ہے اس کو برداشت کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

دوسری دعاء وَيَسِّرْلِىٓ اَمْرِىْ: یعنی میرا کام میرے لئے آسان کر دے، یہ فہم وفراست بھی نبوت ہی کا ثمرہ تھا کہ کسی کام کا مشکل یا آسان ہونا بھی ظاہری تدبیروں کے تابع نہیں یہ بھی حق تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہوتا ہے وہ اگر چاہتے ہیں تو کسی کیلئے مشکل سے مشکل اور بھاری سے بھاری کام آسان کر دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں تو آسان سے آسان کام مشکل ہو جاتا ہے۔ (معارف القرآن ۶/۷۶)

اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعائیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان دعاؤں کو قبولیت سے نوازا جس کی وجہ سے دعوت وتبلیغ کا کام ان کے لئے آسان تر ہو گیا۔ آج بھی اگر کوئی بندہ اس دعاء کو اپنی زندگی کا معمول بنالے تو اس کے مشکل ترین کام آسان ہو جائیں گے۔

رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۔ (سورۂ طٰہٰ:۱۱۴)

فضیلت: میرے پروردگار! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا: یہ دعاء حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی گئی تھی کہ "اے میرے رب میرا علم بڑھا دے" اس دعاء میں علم حاصل کے یادرہنے کی اور غیر حاصل کے حصول کی اور جو حاصل ہونے والا نہیں اس میں عدم حصول ہی کو خیر اور مصلحت سمجھنے کی اور سب علوم میں خوش فہمی کی، یہ سب دعائیں شامل ہیں۔ لہٰذا اس دعاء کو پڑھنے سے علم میں وسعت واضافہ کی دولت حاصل ہوگی۔

کسی بھی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے دعاء

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (انبیاء:۸۷)

ترجمہ: یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے بیشک میں قصوروار ہوں۔

فضیلت: اس دعاء کا ورد غموں سے نجات کا ذریعہ ہے، یہ استغفار بھی ہے اور اسم اعظم بھی، جو بھی مسلمان کسی بھی مقصد کے لئے اس آیت کریمہ کو پڑھ کر دعاء مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعاء ضرور قبول فرمائیں گے۔ (ترمذی ۲/۱۸۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالنون (اللہ کے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہونچ گئے تھے تو اس وقت اللہ کے حضور میں ان کی دعاء اور پکار یہی دعاء تھی، جو مسلمان بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔ (جامع ترمذی ۲/۱۸۸ رقم ۳۵۰۵، مسند احمد ۳/۶۵، کتاب الاذکار ۲/۷۷۴ رقم ۱۰۳۶)

حضرت یونس علیہ السلام کی یہ دعاء قرآن مجید کی سورۂ انبیاء میں انہی الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے بظاہر تو اس میں صرف اللہ کی توحید وتسبیح اور اپنے قصوروار خطا کار ہونے کا اعتراف ہے؛ لیکن فی الحقیقت یہ اللہ کے حضور میں اظہار ندامت اور استغفار انابت کا بہترین انداز ہے، اور اس میں اللہ کی رحمت کو کھینچ لینے کی خاص تاثیر ہے۔ اس لئے جو بھی غمزدہ پریشان حال اور مقروض دن میں کسی بھی وقت تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ (کنز العمال ۲/۵۴ رقم ۳۴۲۴، ۳۴۲۵)

اللہ کی نعمتوں کے شکر کیلئے ورد

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔(الرحمن:۱۳)

ترجمہ : (اے انسانو اور جنات) اب بتاؤ کہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

فضیلت: اس آیت شریفہ کے ورد کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ذہن میں لائے۔اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے سامنے سورۂ رحمٰن پوری تلاوت فرمائی یہ لوگ سن کر خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے لَیْلَۃُ الْجِنُّ میں جنات کے سامنے یہ سورت تلاوت کی تو اثر قبول کرنے کے اعتبار سے وہ تم سے بہتر رہے، کیونکہ جب میں قرآن کریم کے اس آیت پر پہنچتا تھا۔ ’’تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے‘‘ تو جنات سب کے سب بول اٹھتے تھے۔

لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنی اے ہمارے پروردگار ہم آپ کی کسی بھی نعمت کی تکذیب و ناشکری نہ کریں گے آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ (معارف القرآن ۸/۲۴۲)

اللہ تعالیٰ نے سورۂ رحمٰن میں اکتیس مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا ہے اور اس کے ذریعہ سے نعمتوں پر شکر کی تعلیم دی اس لئے اگر کوئی بندہ اس کا ورد کرے گا تو شکر گذاروں میں شمار ہوگا اور اللہ کی بے شمار نعمتوں کا مستحق ہوگا۔ (انشاء اللہ)

والدین کے حقوق کی ادائیگی کا وظیفہ

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۔(بنی اسرائیل:۲۴)

ترجمہ: یارب! جس طرح انہوں (میرے والدین) نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجئے۔

فضیلت: یہ والدین کے حقوق کی ادائیگی کا بہترین وظیفہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو یہ عام حکم دیا ہے کہ والدین کی زندگی میں حتی المقدور پوری راحت رسانی کا خیال رکھیں اور یہ دعاء بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے، اور یہ حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری ہے، جس کو پڑھ کر بندہ ہمیشہ اپنے والدین کی خدمت کرسکتا ہے، اور اس دعاء کی برکت سے اللہ تعالیٰ والدین کو رحمت و مغفرت اور چین وسکون عطا فرمائے گا اس لئے اس کو اپنے معمولات میں شامل کرکے ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہئے۔(مستفاد معارف القرآن ۵/۴۶۷)

ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری صحابیؓ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے اوپر والدین کے حقوق کچھ ایسے بھی ہیں جو ان کی وفات کے بعد بھی جاری رکھوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے کثرت سے دعاء رحمت کروان کے حق میں استغفار کروان کے کئے گئے وعدوں اور وصیتوں کو پورا کروانھوں نے جن سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کیا تم بھی ان کے ساتھ صلہ رحمی و حسن سلوک کرو اور ان کے دوست

واحباب کا اعزاز واکرام کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی ۶/۱۹۹، مسند احمد ۳/۴۹۸، روح المعانی ۹/۸۴)

اس حدیث شریف میں بھی والدین کیلئے دعاء رحمت ومغفرت کرتے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

رنج وغم سے نجات کی دعاء

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (سورۂ توبہ: ۱۲۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

فضیلت: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا وآخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ (روح المعانی ۷/۷۷ سورۂ توبہ)

علمی لطیفہ

اس چھوٹی سی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کے ہموم کے لئے کیوں کافی ہو جاتے ہیں؟ فرماتے ہیں وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وہ رب ہے عرش عظیم کا، اور عرش عظیم مرکز نظام کائنات ہے، جہاں سے دونوں جہان کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ نے اپنا رابطہ عرش عظیم سے قائم کر لیا تو

مرکز نظام کائنات کے رب کی پناہ میں آگیا۔ پھر ہموم وغموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے فرمایا:

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شئی نہیں میری

اور ابن نجارؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ آخر تک پڑھ لیگا نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت، اور نہ وہ ڈوبے گا۔ (روح المعانی ۷/۷۷ سورۂ توبہ)

عجیب واقعہ

حضرت محمد ابن کعبؒ سے روایت ہے کہ ایک سریہؓ روم کی طرف روانہ ہوا، ان میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی پس صحابہ اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کو اٹھا کر لیجائیں۔ انہوں نے اس کا گھوڑا پاس باندھ دیا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے، ایک مرد غیبی آیا اور پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے، اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اس مرد غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ پس انہوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے، اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں میں جا پہونچے۔ (روح المعانی ۷/۷۷-۸۷ سورۂ توبہ)

مستجاب الدعوات بننے کیلئے دعاء

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ (سورۃ ابراھیم)

ترجمہ : اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن میری بھی مغفرت فرمائیے اور میرے والدین کی بھی اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دن میں 25 یا 27 مرتبہ تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے دعاء مغفرت مانگے، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ان مستجاب الدعوات لوگوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۰، کنز العمال ۱/۲۲۱)

یہ جامع دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی تھی، جس میں والدین کیلئے مغفرت کی دعاء کی تھی، حالانکہ ان کے والد آزر کا کافر ہونا قرآن میں مذکور ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ دعاء اس وقت کی ہو جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافروں کی سفارش اور دعاء مغفرت سے منع نہیں کیا گیا تھا، جیسے کہ قرآن کریم میں ہی دوسری جگہ ہے وَاغْفِرْ لِأَبِيْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّيْنَ ۔ بہرحال اپنے مؤمن والدین اور تمام امت مسلمہ کی مغفرت طلب کرنے کیلئے یہ جامع دعاء ہے، اس طرح دعاء کرنے سے قبولیت کی بڑی امید ہے۔ (معارف القرآن ۵/۲۶۷، ۲۶۸)

فضائل سورۂ کہف

ہر جمعہ کو رات یا دن میں سورۂ کہف ضرور پڑھیں اس لئے کہ: حدیث شریف میں آیا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) ایک نور روشن رہے گا“۔ (ابن کثیر مکمل ۸۰۳)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: ”جو شخص جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس کی جگہ اور بیت العتیق (خانہ کعبہ) کے درمیان ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ (تفسیر قرطبی ۱۰/۳۴۶، الترغیب والترہیب ۱/۵۷۷)

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ کہف جس طرح اتری ہے اسی طرح (صحیح طریق) پر پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک (ضیاپاش) نور بنی رہتی ہے۔ (الترغیب ۲/۵۶۴، مستدرک حاکم ۱/۷۵۲، رقم ۲۰۷۲)

اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اور دجال (اس کی زندگی میں) نمودار ہوگیا تو وہ اس شخص پر مسلط نہ ہو سکے گا (یعنی دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا)۔ (مسلم ۱/۲۷۱، مستفاد الترغیب والترہیب ۲/۳۵۳، رقم ۲۱۷۳)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی، قیامت کے دن از سرتاپا اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نور ہی نور ہوگا اور دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر مکمل ۸۰۳، الترغیب والترہیب ۲/۳۵۳ رقم ۲۱۷۳)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھی وہ پورے ہفتہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر دجال بھی نکلے تو اس سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر مکمل ۸۰۳)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۂ کہف کا اول و آخر پڑھا وہ سرتاپا منور ہو جائے گا اور جو شخص اس کو مکمل پڑھے گا اس کے لئے زمین و آسمان کے درمیان نور ہی نور ہوگا۔ (الترغیب والترہیب ۲/۳۵۳)

روح المعانی میں محدث دیلمیؒ سے بروایت حضرت انسؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سورۂ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے''۔ اس سے سورۃ کی عظمتِ شان ظاہر ہوتی ہے۔ (معارف القرآن ۵/۵۴۶)

مسند احمدؒ میں بروایت حضرت سہیل بن معاذؓ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھ لے اس کے لئے اس کے سر سے پیر تک ایک نور ہو جاتا ہے (گویا وہ نور میں ڈوب جاتا ہے) اور جو شخص پوری سورت پڑھ لے تو اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہی نور ہو جاتا ہے''۔ (انفرد به أحمد ولم يخرجوه تفسير ابن كثير ۷۰/۳ وله شاهد عن ابن عمر موقوفا ومرفوعاً)

فضائل سورۂ یٰسٓ شریف

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ یٰسٓ قرآن کا دل ہے۔ اور اس حدیث کے بعض الفاظ میں ہے کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کو خالص اللہ اور آخرت کے لئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔

اور بعض روایات میں اس کا نام مدافعہ یعنی اپنے پڑھنے والے سے بلاؤں کو دفع کرنے والی اور بعض میں قاضیہ یعنی حاجات کو پورا کرنے والی بھی آیا ہے۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا جو شخص سورۂ یٰسٓ کو اپنی حاجت کے آگے کر دے تو اسکی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

اور یحیٰ بن کثیر نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۂ یٰسٓ پڑھ لے وہ شام تک خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک خوشی میں رہے گا۔ اور فرمایا کہ مجھے یہ بات ایسے شخص نے بتلائی ہے جس نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے ہر رات میں سورۂ یٰسٓ پڑھنے پر مداومت کی اور اسی رات انتقال کر جائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے۔ (معارف القرآن ۷/۳۶۲، ۳۶۳)

فضائل سورہ آلٓمّ سَجْدَۃُ اور سورہ مُلک

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فضائل قرآن مجید میں تحریر فرماتے ہیں: سورۂ ملک تَبَارَکَ الَّذِيْ کے متعلق ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورۃ ہر مؤمن کے دل میں ہو“۔ (مستدرک حاکم ۱/۵۶۵) دوسری جگہ فرمایا کہ ”جس نے سورۂ ملک اور سورۂ آلٓمّ سَجْدَۃُ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا“۔ (فضائل اعمال ۵۴۰)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ سورۃ اللہ کے عذاب سے روکنے والی ہے، اور نجات دینے والی ہے۔ (ترمذی ۲/۱۱۷، رقم ۲۸۹۰) ”حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۂ آلٓمّ سَجْدَۃُ اور سورۂ ملک تَبَارَکَ الَّذِیْ نہ پڑھ لیتے تھے۔ (حاکم ۲/۴۴۶)

خالد بن معدانؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار تھا اور آلٓمّ سَجْدَۃُ پڑھا کرتا تھا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا کرتا تھا، اس سورۃ نے اپنے پر اس شخص پر پھیلا دئے کہ اے رب یہ شخص میری بہت تلاوت کرتا تھا، اس کی شفاعت قبول کی گئی اور حکم ہوگیا کہ ہر خطا کے بدلے ایک نیکی دی جائے۔

خالد بن معدانؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر میں تیری کتاب میں ہوں تو میری شفاعت قبول کر، ورنہ مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے اور بہ منزلہ پرندہ کے بن جاتی ہے اور اپنے پر میت پر پھیلا دیتی ہے اور اس پر عذاب قبر ہونے سے مانع ہوتی ہے، اور یہی سارا مضمون وہ سورۂ ملک تبارک الذی کے بارے میں کہتے ہیں۔ (فضائل اعمال ۵۴۰)

ہر بلاء و مصیبت سے حفاظت کے لئے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ . قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسْ

فضیلت: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے نکلے، پس ہم نے آپ کو پالیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ میں نے عرض کیا، کیا کہوں؟ فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کر، یہ تجھے ہر چیز کے لئے کافی ہو جائے گی۔ (ترمذی شریف ۲/۱۷۷، ابوداؤد شریف ۲/۶۹۳، مشکوٰۃ ۱۸۸)

(فائدہ) ملا علی قاری مرقات جلد ۴/۳۷۰ پر لکھتے ہیں کہ علامہ طیبیؒ نے تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کی تشریح میں فرمایا اَیْ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَوْ مِنْ كُلِّ وِرْدٍ یعنی تینوں سورتیں ہر شر سے حفاظت کے لئے کافی ہیں، یا ان کا پڑھنے والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا ورد ہی اسے تمام وظائف سے بے نیاز کر دے گا، اور ہر شر سے محفوظ رکھے گا، آج مسلمان پریشان ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دشمن نے جادو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوا دی ہے، گاہک نہیں آتے، کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جن میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے۔ تو ہر بلا اور مصیبت سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

چہل ربّنا

ترجمہ: حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

(١) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (٢٠١) البقرة

میں بھی بہتری دیجئے۔ اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

(٢) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (٤١) (سورة ابراهيم)

حساب قائم ہونے کے دن۔

(٣) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا، اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (٢٣) (اعراف)

اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جاوے گا۔

(٤) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (٨٥)

اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا،

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (٨٦) (یونس)

اور ہم کو اپنی رحمت کے صدقے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔

(٥) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (١٠٩) (مؤمنون)

فرمائیے، اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

(٦) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا

اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھئے۔ کیونکہ اس کا عذاب پوری

كَانَ غَرَامًا (٦٥) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (٦٦) (الفرقان)

تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم برا ٹھکانا ہے۔

٧ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے ہمارے پروردگار ہم پر استقلال نازل فرمائیے۔ اور ہمارے قدم جمائے رکھیے

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ البقرة

اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجئے۔

٨ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج

اے ہمارے رب ہم پر داروگیر نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں

٩ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ

اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج (البقرة)

لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے۔

١٠ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو، اور درگذر

عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف اَنْتَ مَوْلٰنَا

کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو، اور رحم کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ البقرة

سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

١١ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ

کرچکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے۔ بلاشبہ آپ

اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ آل عمران

بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

١٢ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ آل عمران

کردیجئے۔ اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

١٣ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ آل عمران

بخش دیجئے۔ اور ہم کو ثابت قدم رکھیے، اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

١٤ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ الاعراف

اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما، اور ہماری جان حالتِ اسلام میں نکالئے۔

١٥ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ

اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا۔ ہم آپ کو منزّہ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ١٩١ (اٰل عمران)

سمجھتے ہیں، سو ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے۔

١٦ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

اے ہمارے پروردگار بے شبہ آپ جس کو دوزخ میں داخل کریں اس کو واقعی

اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ١٩٢ (اٰل عمران)

رسوا ہی کر دیا۔ اور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی ساتھ دینے والا نہیں۔

١٧ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے اعلان

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ط صلے (اٰل عمران)

کر رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لے آئے۔

١٨ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے۔ اور ہماری بدیوں

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ١٩٣ (اٰل عمران)

کو ہم سے زائل کر دیجئے۔ اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔

١٩ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا

اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ١٩٤ (اٰل عمران)

آپنے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمکو قیامت کے روز رُسوا نہ کیجئے۔ یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

٢٠ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمائیے اور ہمارے لئے

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ١٠ (الکہف)

کام میں درستی کا سامان مہیا کر دیجئے۔

٢١ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ٧٤ (الفرقان)

ٹھنڈک عطا فرما، اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے

٢٢ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک پڑے ہم پر

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ٤٥ (طٰہٰ)

یا جوش میں آ جاتے۔

(٢٣) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت اور علم ہر چیز کو شامل ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

سو ان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے توبہ کرلی ہے اور آپ کے رستہ پر چلتے ہیں

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ (المؤمن)

اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔

(٢٤) رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ

اے ہمارے پروردگار اور ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا

وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے۔ اور ان کے ماں باپ اور

اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

بیبیوں اور اولاد میں جو لائق ہیں ان کو بھی داخل کر دیجئے۔ بلاشک

الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط (المؤمن)

آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ اور ان کو تکالیف سے بچائیے۔

(٢٥) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ (الممتحنة)

اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

(٢٦) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ

لاچکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے۔

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ (الحشر)

اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

(٢٧) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ہمارے رب ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا، اور اے

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ (الممتحنة)

ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجئے۔ بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

(٢٨) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ

اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھئے اور ہماری مغفرت

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ (التحريم)

فرما دیجئے۔ آپ ہر شئے پر قادر ہیں۔

(٢٩) رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ (القصص)

اے میرے پروردگار جو نعمت بھی آپ مجھ کو بھیج دیں میں اس کا حاجتمند ہوں۔

﴿٣٠﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ق صلے

اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا رکھئے اور میری اولاد کو بھی۔

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ (ابراھیم)

اے ہمارے رب اور میری دُعاء قبول کیجیے۔

﴿٣١﴾ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ (بنی اسرائیل)

اے میرے پروردگار ان دونوں (والدین) پر رحمت فرمائیے جیساکہ انہوں نے مجھکو بچپن میں پالا ہے۔

﴿٣٢﴾ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ

اے میرے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لیجائیو

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ

اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾ (بنی اسرائیل)

دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

﴿٣٣﴾ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

اے میرے رب میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے، اور میرا کام آسان فرما دیجئے

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ (طٰہٰ)

اور میری زبان سے بستگی ہٹا دیجئے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

﴿٣٤﴾ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ (طٰہٰ)

اے میرے رب میرا علم بڑھادے۔

﴿٣٥﴾ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو۔ اور سب وارثوں سے بہتر

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ (الانبیاء)

آپ ہی ہیں۔

﴿٣٦﴾ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ

اے میرے رب مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں پر شکر

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں۔ اور میں نیک کام

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں۔ اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ (نمل)

نیک بندوں میں داخل رکھئے۔

﴿٣٧﴾ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ (العنکبوت)

اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب کر دے۔

(۳۸) رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی

ثُمَّ هَدٰی (۵۰) (طٰہٰ)

پھر راہ سمجھائی۔

(۳۹) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مؤمن ہونے کی حالت میں میرے

بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

گھر میں داخل ہیں اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے۔

(۴۰) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ

اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرمائیے۔ بلاشبہ آپ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱۲۷) (البقرۃ)

خوب سننے والے اور جاننے والے ہیں۔

وَتُبْ عَلَیْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (۱۲۸) البقرۃ

اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے۔ فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود تنجینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ
وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَآ اَعْلَی
الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ
جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ذریعۃ الوصول/۲۷، مناجات مقبول/۲۲۲)

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر ایسی رحمت کہ اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام ہولناکیوں اور تمام مصیبتوں سے نجات عطا فرمائیں، اس کی برکت سے ہماری تمام حاجتوں کو پوری کریں، اس کی برکت سے تمام برائیوں اور گناہوں سے پاک فرمائیں، اس کی برکت سے اعلیٰ درجات عطا فرمائیں اور اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام خیر وخوبیوں کی آخری حدوں تک پہنچا دیں زندگی میں اور مرنے کے بعد بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

فضیلت : یہ درود قلب کو عجیب وغریب اطمینان بخشتا ہے روضۃ الاحباب اور تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک بزرگ جہاز پر سوار تھے وہ جہاز طوفان سے غرق ہونے لگا اور سب بے چین ہوئے دفعۃً ان کو غنودگی (اونگھ) آئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاز کے سواروں سے کہو کہ ہزار بار مجھ پر یہ صلوٰۃ تنجینا پڑھیں، وہ بزرگ بیدار ہوئے اور سب کو اس درود کے پڑھنے کا حکم کیا، ابھی تین سو بار پڑھا تھا کہ تیز طوفانی ہوائیں بند ہو گئیں اور سب نے نجات پائی اور جو کوئی اس درود کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا رویت حق تعالیٰ یا زیارت سرور انبیاء سے مشرف ہوگا، ایک ہفتہ یا چالیس روز میں اس دولت سے بہرہ ور ہوگا۔ (روح البیان ۷/۲۳۵)

فرمایا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جو شخص اس درود کو ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی تمام مصیبتوں اور بلاؤں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دفع کرے گا۔ بعض اکابر اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح وشام اس درود کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور ہر کام اس کا آسان کرے گا، اور بدی سے محفوظ رکھے گا۔

نیز اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چپکانا یا لٹکانا تمام وبائی امراض ہیضہ، طاعون وغیرہ سے حفاظت کیلئے مفید اور مجرب ہے۔
(روح البیان ۷/۲۳۵)

بیس لاکھ نیکیاں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(معجم ابن عساکر ۲/۲۲۹، مسند عبد ابن حمید ۱/۱۸۷)

ترجمہ : اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ خود جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

فضیلت: سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کلمہ کو ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کو بیس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اندازہ لگائیے ہماری یہ زندگی کتنی قیمتی ہے ہم اس میں آخرت کا کتنا سرمایہ آسانی کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں اگر کوئی بیس لاکھ روپیہ کمانا چاہے تو چند سکنڈ میں نہیں کما سکتا بلکہ چند منٹ چند گھنٹے اور چند مہینوں میں بھی نہیں کما سکتا، لیکن آخرت میں بیس لاکھ نیکیوں کا خزانہ جمع کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کو پانچ مرتبہ پڑھ لے تو ایک کروڑ نیکیاں حاصل ہو جائیں گی۔

روزانہ ایک تسبیح (۱۰۰ مرتبہ) پڑھ کر اس کا اجر وثواب سیدنا محمد ﷺ کی خدمت میں جملہ ازواج مطہرات، انبیاء کرام، صحابہ کرام، مشائخ کرام اور اپنے والدین وتمام مومنین ومومنات کی خدمت میں ایصال ثواب کر دیا کریں۔ انشاء اللہ آپ بڑے اجر وثواب کے حقدار ہو جائیں گے۔ آپ کو ایصال ثواب کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور محمد ﷺ ودیگر بزرگان دین کے فیضان سے بھی مستفیض ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم ثواب کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

علاج سحر اور جادو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ بِشَیْءٍ أَعْظَمَ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ ۔ (مؤطا امام مالک ۳۷۷)

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اس عظمت والے اللہ کی جس سے عظیم کوئی چیز نہیں اور اللہ کے ان کامل ومکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک وبد باہر نہیں اور اللہ کے ان تمام اسماء حسنیٰ کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، ان تمام چیزوں کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا اور وجود بخشا اور بڑھایا۔

فضیلت: حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہ چند کلمات نہ ہوتے جن کو میں پابندی سے پڑھتا ہوں تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ (مؤطا امام مالک اعظمی ۱۳۸۸/۵ رقم ۳۵۰۲)

آج کل عام طور پر حسد وبغض کی بنیاد پر کسی کو بھی نقصان پہونچانے کی کوشش جادو ٹونا کے ذریعہ کی جارہی ہے جو کہ قطعی حرام اور اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے، یہ طریقہ فاسقوں اور کافروں کا ہے، لوگ جادو کے کرنے اور کرانے کے عذاب سے بے خبر ہیں، اس طرح اپنا ہی بیڑا غرق کرتے ہیں، مندرجہ بالا دعاء کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں اول آخر تین تین بار درود شریف ضرور پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ حاسدوں اور دشمنوں کے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔
(معارف القرآن ج۱/۲۷۶)

ایک دعاء جو سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے سے بہتر ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ رِضَاهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ زِنَةَ عَرْشِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ سَمٰوٰتِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ أَرْضِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهُ ۔ (کنز العمال ۱/۲۲۵)

ترجمہ: میں اللہ کی مرضی کے بقدر لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں، اتنی بار لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں جس سے آسمان بھر جائے، اور اتنی بار لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں جس سے زمین بھر جائے، اور آسمان وزمین کے درمیان کی فضا بھر جائے، اور اسی کے ساتھ اسی کے ہم مثل لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں اور اسی کے ساتھ اسی کے برابر اللہ اکبر پڑھتا ہوں اور اسی کے برابر الحمد للہ پڑھتا ہوں۔

اس کا ایک مرتبہ پڑھنا ایسا ہے جیسے سات ہزار مرتبہ سبحان اللہ کا پڑھنا کثیر حصول ثواب کے لئے کم از کم تین مرتبہ پڑلیا جائے تو بہتر ہے۔

فضیلت: حضرت معاذؓ کی ایک روایت میں ہے کہ فجر کی نماز کے بعد رسول پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس شریف میں علمی مذاکرہ ہوتا تھا آپ ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم فرمایا کرتے تھے، مگر حضرت معاذؓ ابتداء میں جماعت کا سلام پھیر کر گھر تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذؓ! صبح کو ہماری مجلس میں نہیں آتے، حضرت معاذؓ نے یہ کہہ کر معذرت فرمادی کہ صبح کو میرا سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے کا معمول ہے۔ اگر کہیں بیٹھ جاتا ہوں تو پھر میرا وہ معمول پورا نہیں ہو پاتا، فرمایا کیا میں تمہیں ایسی دعاء نہ بتلا دوں جس کا ایک مرتبہ پڑھ لینا سات ہزار تسبیح سے بہتر ہو، عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں، اس وقت مذکورہ بالا دعاء ہمارے محبوب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (کنز العمال ۱/۲۲۵ رقم ۱۹۰۷)

دوام عافیت و بقاء نعمت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.

(مسلم ۲/۳۵۲، مشکوۃ ۲۱۷)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے جاتے رہنے سے، تیری عافیت کے رخ پھیرنے سے، تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

فضیلت: حضور پرنور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زوال سے اور عافیت کے چھن جانے سے اور اچانک مصیبت کے آجانے سے اور آپ کی ہر ناراضگی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی من جملہ دعاؤں کے ایک یہ (مذکورہ بالا) دعاء بھی تھی۔ (مسلم شریف ۲/۳۵۲)

آدمی کو خوش حالی اور ہر طرح کی راحت و عافیت حاصل ہونے کے بعد ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں یہ نعمتیں مجھ سے میری ناشکری کی وجہ سے چھن نہ جائیں، اس لئے یہ دعاء پڑھنا بہت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی ۲/۱۸۷)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت میرے نزدیک میری جان، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

فضیلت: اس دعاء کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ والوں کی محبت نصیب ہوتی ہے، اور ان اعمال کی توفیق ملتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابودرداء انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔ (ترمذی ۲/۱۸۷ رقم ۳۴۹۰)

شرک خفی سے نجات دلانے والی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔ (کنز العمال ۲/۸۱۶)

ترجمہ: اے اللہ! تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ شریک ٹھہراؤں اور جو انجانے میں ہو جائے اس سے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

فضیلت: حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ شرک میری امت میں کالے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیونکہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ باریک ہے یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی نظر نہیں آئے گی اس سے زیادہ خفیہ طریقہ سے شرک قلب میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے خواص امت بھی بہت کم بچ پاتے ہیں، پس ضعیف الایمان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ (مرقاۃ ۱۰/۷)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور عرض کیا: اس سے نجات اور نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ جب تو اسے پڑھ لے تو قلیل شرک سے اور کثیر شرک سے اور چھوٹے شرک سے اور بڑے شرک سے نجات پا جائے۔ حضرت صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ضرور بتائیے اے اللہ کے رسول! حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ (مذکورہ بالا) دعاء مانگا کرو۔ (الادب المفرد بالتعلیقات ۱/۳۷۷ رقم ۷۱۶)

اس دعاء کو معمول بنانے والوں کیلئے شرک سے نجات کی ضمانت ہے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہونے کی بشارت ہے۔

ادائے قرض اور رنج و غم سے نجات دلانے والی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ (ترمذی ۲/۱۸۶، ابوداؤد ۱/۲۱۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر فکر و غم سے اور تیری ہی پناہ چاہتا ہوں بے بسی اور کاہلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل اور بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ میں دبنے سے اور لوگوں کے ظلم و ستم سے (تو مجھے ان سب سے بچا لے)

فضیلت: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہؓ صبح کی نماز سے فراغت کے بعد مسجد میں بیٹھے رہتے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا ابوامامہ تم مسجد میں کیوں بیٹھے رہتے ہو تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ یعنی کثرت قرض کی وجہ سے اور ادائیگی نہ ہو پانے کی فکر سے پریشان ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تجھے ایسی دعاء نہ بتادوں کہ جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دور کر

دے اور تیرے قرض کو ادا کرادے عرض کیا کہ کیوں نہیں یعنی ضرور بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح وشام یہ دعاء مانگا کرو۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا، چنانچہ اللہ نے میرے غموں کو دور کردیا اور میرے قرضہ کی ادائیگی کی سبیل بھی فرمادی۔ (ابوداؤد ۲۱۵/۱ رقم ۱۵۵۵، ترمذی ۱۸۶/۲)

آسمانی اور زمینی تمام بلاؤں سے حفاظت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (ترمذی ۱۷۲/۲)

ترجمہ: میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

فضیلت: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد عثمان بن عفان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح اور شام تین تین بار یہ دعا پڑھ لے گا اس دن اور رات میں اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی۔ (مشکوٰۃ ۳۰۹/۱، المصنف لابن ابی شیبہ ۲۵/۶ رقم ۲۹۲۷۵، مسند احمد ۵۱۵/۱ رقم ۴۷۴)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص روزانہ صبح وشام مذکورہ دعاء پڑھے گا وہ آسمانی اور زمینی ہر قسم کی بلاؤں اور خطرات سے محفوظ رہے گا اگر صبح کو تین مرتبہ پڑھے گا تو دن بھر کے لئے محفوظ رہے گا اور شام کو تین مرتبہ پڑھے گا تو پوری رات کے لئے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی ۱۷۶/۲)

بری تقدیر اور سخت آزمائش سے حفاظت کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (مرقاۃ ۲۲۲/۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سخت آزمائش سے بدحالی کا شکار ہونے سے اور برے فیصلے اور دشمنوں کے ہنسی مذاق سے۔

فضیلت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! پناہ مانگو سخت ابتلاء سے اور بدبختی کے پکڑ لینے سے، اور ہر وہ قضا جو تمہارے لئے مضر ہو اور دشمنوں کی طعن وتشنیع سے۔ (بخاری ۹۳۹/۲، ومسلم ۳۴۷/۲، نسائی ۱۷۰/۲)

اس حدیث میں بظاہر چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ لیکن فی الحقیقت دنیا اور آخرت کی کوئی برائی، تکلیف، مصیبت، پریشانی ایسی نہیں سوچی جاسکتی جو ان چار عنوانوں کے احاطہ سے باہر ہو ان میں سے سب سے پہلی چیز ہے۔

جَهْدِ الْبَلَاءِ: (کسی بلا کی مشقت اور سختی) بلا ہر اس حالت کا نام ہے جو انسان کیلئے باعث تکلیف اور موجب پریشانی ہو اور جس میں اس کی آزمائش ہو، اور یہ دینی، روحانی، دنیوی، جسمانی، انفرادی اور اجتماعی بھی ہوسکتی ہے۔ الغرض یہ ایک ہی لفظ تمام مصائب وتکالیف اور آفات وبلیات کو حاوی ہے۔

دَرْكِ الشَّقَاءِ: (بدبختی کا لاحق ہونا) یہ دوسری چیز ہے جس سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

سُوْءِ الْقَضَاءِ: اور تیسری چیز ہے (بری تقدیر) ان دونوں کی جامعیت بھی بالکل ظاہر ہے جس بندے کو ہر نوع کی بدبختی سے اور بری تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت حاصل ہوگئی بلاشبہ اسے سب کچھ مل گیا، آخری چیز جس سے پناہ کی تعلیم دی گئی۔

شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ: (یعنی کسی مصیبت اور ناکامی پر دشمنوں کا ہنسنا) بلاشبہ دشمنوں کی شماتت اور طعنہ زنی بعض اوقات بڑی روحانی تکلیف واذیت کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس سے خصوصیت سے پناہ مانگنے کے لئے فرمایا گیا، لہٰذا اس دعاء کے ذریعہ ان تکلیفوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

آیاتِ شفاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا حضرت والد صاحبؒ سے، فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کریم کی جن کا نام آیاتِ شفا ہے۔ بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے۔ آیاتِ شفاء یہ ہیں:

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ. وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ. يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَشِفَاءٌ. (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل/۱۳۴)

دعاء استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
(بخاری ۲/۹۳۵)

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش کا طلب گار ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے، نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

فضیلت: استغفار سے گناہ معاف ہوتے ہیں، رحمت خداوندی کے دروازے کھلتے ہیں، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے جس طرح پانی سے گندگی اور نجاست دور ہو جاتی ہے، ایسے ہی استغفار گناہوں کے لئے طہارت ہے۔ (مسلم شریف رقم ۶۸۵۹ بحوالہ منتخب احادیث/۳۸۰)

ایک حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ان کلمات کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی ۲/۱۷۵، بخاری ۲/۹۳۵)

ایک حدیث میں اس طرح کے الفاظ ہیں کہ جس بندہ نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ کے حضور میں توبہ واستغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ (سنن ابی داؤد ا/۲۱۲ رقم ۱۵۲۱، ترمذی ۱/۹۲ رقم ۴۰۶، مستدرک حاکم ۲/۱۱۸، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴، عمل الیوم واللیلہ/۹۳)

جان بچانے کیلئے میدان جہاد سے بھاگنا بدترین کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن اس کے باوجود ان الفاظ کے ذریعہ توبہ واستغفار کرنے سے وہ شخص بخش دیا جائے گا، یہ گنہگار بندوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی وعدہ ہے، اس لئے اس کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنی چاہئے۔

فضائل کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

فضیلت: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام اذکار میں افضل **لا الٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہے، اور تمام دعاؤں میں افضل **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** ہے۔

(ابن ماجہ ۲۶۹/ رقم ۳۸۰۰، صحیح ابن حبان ۸۰/۲ رقم ۸۴۳، مستدرک حاکم ۴۹۸/۱)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ جل جلالہ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے آپ کو یاد کیا کروں، آپ کو پکارا کروں، ارشاد خداوندی ہوا کہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہا کرو، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار یہ تو ساری ہی دنیا کہتی ہے، ارشاد ہوا کہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہا کرو، عرض کیا میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھ ہی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف **لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ** کو رکھ دیا جائے تو **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** والا پلڑا جھک جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۸۲/۱۰)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، جو شخص اخلاص کے ساتھ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہے وہ جنت میں داخل ہوگا، کسی نے پوچھا کہ کلمہ کے اخلاص کی علامت کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ حرام کاموں

سے اس کو روک دے۔ (الترغیب والترہیب ۳۹۱/۲ رقم ۲۲۵۳، المعجم الاوسط ۱۳۶/۲ رقم ۱۲۵۷)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی ۱۹۹/۲، رقم ۳۵۹۰)

کلمہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** بندہ رات یا دن میں جس وقت اس کو پڑھتا ہے اس کے نامۂ اعمال سے برائیاں دھل جاتی ہیں، اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد ۸۲/۱۰)

ایک لاکھ مرتبہ کلمۂ طیبہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھ کر اپنے والدین کے لئے ایصال ثواب فرمائیں، عموماً حالت سفر میں فراغت ہوتی ہے، لہٰذا یہ کام اس دوران آسانی سے کیا جا سکتا ہے، کوئی دشواری نہیں ہے بس عزم اور نیت کی ضرورت ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں، ایک نیکی کا ثواب ۷۰ گنا کر دیا جاتا ہے، اگر ایک لاکھ مرتبہ پڑھیں تو ستر لاکھ کا ثواب انشاء اللہ ملے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخلاص کے ساتھ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھنے والا قیامت میں میری شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ (بخاری شریف ۲۰/۱ رقم ۹۹)

احادیث پاک میں ستر کا عدد کثرت کے لئے آیا ہے، اخلاص کے ساتھ پڑھنے میں اللہ تعالیٰ اپنے بے پناہ فضل سے اس سے کہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

فضائل تیسرا کلمہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ (ابن ماجہ/۲۱۲)

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) قوت اور (برائی سے بچنے کی) طاقت اللہ بلند و بالا اور عظمت والی ذات کے بغیر نہیں مل سکتی۔

فضیلت: اس تیسرے کلمہ کے پڑھنے سے ایمان میں حلاوت اور مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں، صبح کو پڑھنے والا شام تک اور شام کو پڑھنے والا صبح تک ہر آفت اور پریشانی سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابن ماجہ/۲۱۲، مشکوۃ/۲۲۸)

ایک حدیث میں ہے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص طواف کے دوران یہ تسبیح پڑھے تو وہ دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ/۲۱۲، مشکوۃ/۲۲۸)

یہ کلمات باقی رہنے والی (یادگار) نیکیاں ہیں اور یہ انسان کی خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (حصن حصین/۲۸۸)

فجر کی نماز کے بعد مخصوص تسبیح

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ (مسلم شریف ۳۵۰/۲)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات بابرکت کی خوشنودی کے مطابق، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلموں کی روشنائی کے برابر۔

فضیلت: ان چاروں کلمات کا تین مرتبہ پڑھنا لمبے لمبے وظائف سے افضل ہے، ان کلمات کے معنی پر غور کرنے سے دل پر رقت طاری ہوتی ہے، جو دعاؤں کی مقبولیت کیلئے بہت زیادہ معاون ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے (جو فجر کی نماز سے چاشت کے وقت تک مصلّٰی پر تسبیحات میں مشغول تھیں) فرمایا کہ میں نے تجھ سے جدا ہونے کے بعد تین بار چار کلمے پڑھے ہیں اگر ان کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ غالب ہو جائیں گے، وہ کلمے یہ (مذکورہ بالا) ہیں۔ (مسلم شریف ۳۵۰/۲ رقم ۲۷۲۶، ابوداؤد ۲۱۱/۱ رقم ۱۵۰۳، صحیح ابن خزیمہ ۳۹۲/۱ رقم ۷۵۳، صحیح ابن حبان ۶/۲ رقم ۸۳۹)

جنت کا خزانہ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔(بخاری ۲/۹۴۹)

ترجمہ: (نیکی کرنے کی) قوت اور (برائی سے بچنے کی) طاقت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

فضیلت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کثرت سے پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانہ سے ہے۔(مجمع الزوائد ۱۰/۹۹)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے چار فوائد ہیں :

(۱) یہ کلمہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** الخ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے اور جنت کی چھت عرش الٰہی ہے، اسکے پڑھنے سے اعمال صالحہ کے اختیار کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے، اس معنی میں یہ جنت کا خزانہ ہے۔(مجمع الزوائد ۱۰/۹۹)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ننانوے (دنیوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ بیماری غم ہے (چاہے دنیا کا ہو یا آخرت کا) (مرقات ج ۵/۱۲۱)

(۳) جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی چھوڑ دی (مشکوٰۃ ۲۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے، وہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ہے، جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتے ہیں، **أَسْلَمَ عَبْدِيْ** یعنی میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی کو چھوڑ دیا **وَاسْتَسْلَمَ** یعنی میرے بندہ نے دونوں جہان کے تمام غموں کو میرے سپرد کردیا۔(مشکوٰۃ ۲۰۲، مرقاۃ ۵/۱۲۱، ۱۲۳)

یہ نعمت کیا کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ شانہ عرش پر فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر فرماتے ہیں۔

(۴) پیغام حضرت ابراہیم علیہ السلام بنام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانام یہ کلمہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج میں ارشاد فرمایا تھا: شب معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا، آپ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو حکم فرمادیں کہ وہ جنت کے باغوں کو بڑھالیں **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کے پڑھنے کے ذریعہ سے۔ (مرقاۃ ج ۵/۱۱۱)

اس کے پڑھنے سے وصیت ابراہیمی پر عمل کی سعادت بھی نصیب ہوگی، اور اس کی برکت سے جنت کے باغوں میں اضافہ ہوگا۔

امراض دل اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کی دعاء

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ۔

(مستدرک حاکم ۱/۶۹۸)

ترجمہ: (طاعات کے بجالانے کی) قوت اور (معاصی سے اجتناب کی) طاقت اللہ کے بغیر ممکن نہیں اللہ کی گرفت سے بچنے کی اس کی ذات کے علاوہ کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔

فضیلت: دل کے امراض کے لئے مفید اور بلاؤں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ صوفیائے کرام کا یہ نہایت مجرب وظیفہ ہے جس کو ختم خواجگان کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اور حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ جو جلیل القدر تابعی ہیں، سوڈان کے رہنے والے تھے۔ اور شام میں مفتی تھے، موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے یہ دعا پڑھی اللہ تعالیٰ اس سے ستر تکلیفوں کو دور کردیں گے جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے۔ لَا مَنْجَأَ اَیْ لَا مَهْرَبَ وَلَا مَخْلَصَ یعنی کوئی جائے قرار اور جائے پناہ نہیں ہے، مِنَ اللّٰهِ اللہ کے غضب وعذاب سے اِلَّا اِلَيْهِ اَیْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رِضَائِهٖ وَرَحْمَتِهٖ ۔ سوائے اس کی رضا اور رحمت کی طرف رجوع کرنے کے۔ (مرقاۃ ۵/۱۲۱)

جائز مرادیں پوری ہونے کی دعاء

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ۔

(ترمذی شریف ۲/۱۹۱، عمل الیوم واللیلہ ۱۹۹)

ترجمہ: اے (وہ ذات جو) زندہ ہے، نظام کائنات کو سنبھالنے والی ہے، میں تیری رحمت کے طفیل تجھ سے مدد مانگتا ہوں کہ تو میرے تمام حالات درست فرما۔

فضیلت: اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سارے جائز کام اپنے خزانۂ غیب سے پورے فرماتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تھا تو یہ دعاء فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی ۲/۱۹۱)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی فکر وغم لاحق ہوتا تو اس وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ۱۹۵)

دشمنوں کے شر سے حفاظت کی دعاء

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

(آل عمران: ۱۷۳) (انفال: ۴۰)

ترجمہ: ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے وہ بہترین رکھوالا اور بہترین مددگار ہے۔

فضیلت: یہ دشمنوں کے شر اور حاسدوں کے حسد سے بچنے کا مجرب وظیفہ ہے۔

اسی طرح یہ دعاء دنیا کے ہر خطرے اور ہر طرح کی آفات سے ہر دشمن اور ہر پریشانی سے حفاظت کا نسخہ کیمیا ہے۔ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نمرود بدبخت نے آگ میں ڈال دیا تھا اس وقت انہوں نے اس دعاء کا ورد فرمایا تھا اس کی برکت سے اللہ نے نار نمرود سے حفاظت کی تھی۔ (انوار زندگی ۴۷) صبح وشام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اگر سخت سنگین حالات ہوں تو ۱۲۵ مرتبہ پڑھ کر دعا کریں۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کی دعاء

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (بخاری ۲/۱۱۳۹)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، میں پاکی بیان کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی۔

فضیلت: ہمارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دو کلمے ہیں پڑھنے میں نہایت آسان، میزان خداوندی میں نہایت وزنی اور اللہ تعالیٰ کو نہایت محبوب ہیں، ان کلمات کا پڑھنے والا اللہ کا مقرب ہوگا۔ (بخاری ۲/۱۱۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے چاہے اس کے گناہ اتنے زیادہ ہوں کہ جتنے سمندر کے اندر جھاگ ہوتے ہیں۔ (ترمذی ۲/۱۸۵)

استغنا و اطمینان قلب کیلئے دعاء

یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ ۔ (روح البیان ۶/۴۴۸)

ترجمہ: اے بے نیاز ذات! مجھے بے نیازی عطا فرما۔

فضیلت: یہ ورد اطمینان قلب اور دل کی بے نیازی کے لئے نہایت مفید ہے۔ جو شخص بھی اس کے پڑھنے کو اپنا معمول بنالیگا وہ آسودہ ہو جائے گا اور دنیا کی حرص وہوس سے آزاد ہو جائے گا اور منجانب اللہ ایسا استغناء نصیب ہوگا کہ دنیا اور اس کی لذتیں اس کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہو جائیں گی ہر وقت اللہ ہی کی معرفت اور اسی کے ذکر میں لذت محسوس کرے گا۔ (روح البیان ۶/۴۴۸)

عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ۔ (مجمع الزوائد ۲/۱۴۴)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ایسی تعریفیں جو بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی ہیں۔

فضیلت: ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کلمہ کے ثواب کو لکھنے کے لئے فرشتوں کی بڑی جماعت آئی اور اللہ کی بارگاہ میں لیکر جانے لگی اور ہم سے اتنی دور چلی گئی کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔ (مجمع الزوائد ۲/۱۴۴)

دوسری روایت میں ہے کہ ۳۳ فرشتے ثواب لکھنے کے لئے سبقت کرتے ہیں۔ (بخاری ۱/۱۱۰، نسائی ۱/۱۲۰)

اس لئے جو بندہ اس عظیم الشان ثواب کو حاصل کرنا چاہے تو اس دعاء کو پڑھنے کا اپنا معمول بنا کر لامحدود ثواب اور دنیوی واخروی فوائد حاصل کرسکتا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعاء دستر خوان اٹھا دینے کے بعد پڑھا کرتے تھے، اوراس وقت یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ غَيْر مُكْفِيٍّ وَّلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا.

(بخاری ۲/۱۲۰، حدیث:۵۲۴۷)

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی بندہ کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ اور کھانے سے فراغت کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا الخ پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ۲۷۳)

شہادت کا ثواب حاصل کرنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (مجمع الزوائد ۵/۳۰۱)

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے بابرکت موت عطا فرما اور موت کے بعد بھی برکتوں سے نوازدے۔

فضیلت: اس دعاء کو پچیس مرتبہ پڑھنے سے شہادت کا ثواب ملتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید صرف وہ شخص ہے جس کو جہاد اسلامی میں قتل کردیا گیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا! اس امت کے شہداء میں سے وہ شخص بھی ہے جس نے دن میں کم سے کم ۲۵ مرتبہ یہ دعاء پڑھ لی اور اسی دن یا رات اپنے بستر پر انتقال کرجائے۔ (مجمع الزوائد ۵/۳۰۱ رقم ۹۵۵۷)

اس عظیم فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے سونے سے قبل اس دعاء کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہئے۔

مصیبت زدہ کے لئے اچھا بدلہ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاَجِرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْراً. (ترمذی ۲/۱۹۱)

ترجمہ: ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میں تجھ ہی سے اپنی مصیبت میں ثواب کی امید کرتا ہوں، اس لئے تو مجھے ثواب عطا فرما اور اس مصیبت کے بدلہ میں اس سے بہتر چیز عطا فرما۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ابوسلمہؓ کے وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ دعاء پڑھی اور یہ کہا کہ اے اللہ ہمارے اہل وعیال کی بہترین نگرانی فرما اور جب ان کی وفات ہوئی تو ام سلمہؓ نے یہ دعا پڑھی تو اس دعا کے نتیجہ میں حضرت ابوسلمہؓ کی جگہ آپ ﷺ کو پایا۔ (ترمذی ۲/۱۹۱)

ظالم اور دشمن کے شر سے حفاظت کیلئے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(السنن الکبریٰ للنسائی ۱۵۴/۶، رقم: ۱۰۴۳۷)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کی مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

فضیلت: یہ دعاء کفار کے شرور وفتن اور جان ومال کی حفاظت کے لئے نہایت مفید ہے، نیز دشمن یا حاکم کا سامنا کرتے وقت ان کلمات کا پڑھنا بہت مفید ہے، اسی طرح ظالم کے ظلم سے بچنے اور دشمن کے حملے کے خوف کے اندیشے کے وقت پڑھنا بھی نفع بخش ہے۔ (معجم الاوسط ۲۵۵/۳ رقم ۲۵۵۲)

حدیث پاک میں ہے کہ اگر کسی کو دشمن سے ناگہانی حملہ یا نقصان کا خطرہ ہو تو یہ دعاء پڑھتا رہے انشاء اللہ خطرہ سے محفوظ رہے گا۔ (السنن الکبریٰ للنسائی ۱۵۴/۶)

صبح وشام اول وآخر درود شریف کے ساتھ تین تین یا سات سات بار جس سے خطرہ ہو اس کی طرف دھیان کر کے یہ دعاء پڑھیں تو انشاء اللہ اس کے شر سے حفاظت ہو جائے گی۔ (انوار زندگی ۷/۳)

تسبیح فاطمہؓ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	سُبْحَانَ اللّٰہِ
۳۴ مرتبہ	۳۳ مرتبہ	۳۳ مرتبہ

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔

فضیلت: ان مذکورہ بالا تینوں کلمات کے پڑھنے سے جنت میں درخت لگائے جاتے ہیں، آبیاری کی جاتی ہے، جس کا جتنا دل چاہے درخت لگالے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک درخت لگا رہا تھا اسی وقت آپ ﷺ کا گذر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا ابوہریرہؓ کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا یارسول اللہ! درخت لگا رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں اس سے بہتر درخت نہ بتادوں! میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھنے سے ہر کلمہ کے بدلے میں ایک درخت (جنت میں) لگ جائے گا۔ (مستدرک حاکم ۶۹۳/۱، رقم: ۱۸۸۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کلمات کے خصوصاً رات میں اور نمازوں کے بعد پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حدیث شریف میں ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں (حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ) کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہُ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہُ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری ۹۳۵/۲، مسلم ۳۵۱/۲)

تنگ دستی دور کرنے کیلئے دعاء

یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ۔

ترجمہ: اے رحیم وکریم ذات! تو مجھے ہر تنگی سے نجات عطا فرما۔

فضیلت: یا رَحِیْمُ: (اے بہت زیادہ رحم کرنے والے) آپ برکتوں بخششوں کے سرچشمہ ہیں، اور آپ کی برکتیں و بخششیں ان کے لئے عام ہیں جو آپ کی نعمتوں کو آپ ہی کے حکم کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

فجر کی نماز کے بعد اگر اس کا ورد سو بار کیا جائے تو اس کے اثر سے ہر شخص مہربان ہو جائے گا اور ورد کرنے والے سے ہر شخص محبت والفت کے ساتھ پیش آئے گا۔ (حصن حصین/۴۷)

یَا کَرِیْمُ: (اے بہت زیادہ کرم کرنے والے) جو شخص اس کا بکثرت ورد کرے گا انشاء اللہ اس کو دنیا وآخرت میں فلاح وعزت حاصل ہوگی۔ (حصن حصین/۵۳)

نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ: مذکورہ بالا دونوں اسماء الٰہیہ کے ذکر کے بعد یہ دعاء مانگنے سے دنیا وآخرت کی ہر طرح کی عافیت حاصل ہوگی۔

تنگ دستی اور فقر وفاقے کے خاتمے کیلئے ان کلمات کا پڑھنا مفید ہے۔ (عمل الیوم واللیلہ)

رزق میں فراخی حاصل کرنے کی دعاء

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔ (مسلم شریف ۲/۳۴۴)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، میں پاکی بیان کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

فضیلت: مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو سو (100) مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم ۲/۳۴۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ نیز ان کلمات کا پڑھنے والا اللہ کی بارگاہ میں محبوب و مقبول بن جاتا ہے، جبکہ رزق میں وسعت و کشادگی کے لئے ان کلمات کا ورد بہت ہی مفید ہے۔ (مؤطا امام مالک اعظمی رقم ۳۸۷)

جہنم سے نجات دلانے والی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. (ابو داؤد ۲/۶۸۹)

ترجمہ: اے اللہ تو میری جہنم سے حفاظت فرما۔

جو شخص اس دعاء کو فجر و مغرب کے بعد ۷/مرتبہ پڑھے گا اور اس کا انتقال ہو جائے تو یہ دعاء اسے جہنم سے نجات دلائے گی۔ (مسند احمد رقم ۱۸۰۵۴، ابوداؤد ۲/۶۸۹ رقم ۵۰۷۹)

ستر فرشتے ایک ہزار دن تک ثواب لکھیں گے

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔

(معجم كبير ١٦٥/١١ رقم: ١٦٥٠٩)

ترجمہ: اے اللہ ہماری طرف سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بدلہ عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔

فضیلت: یہ دعاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے جو اس کو ایک بار پڑھے گا اس کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ (معجم کبیر ۱۱/۱۶۵ رقم: ۱۱۵۰۹، الترغیب والترہیب ۲/۳۲۹)

انداز لگائیے نیکیاں کمانے کا یہ کتنا آسان نسخہ ہے، اس دعاء کو ایک مرتبہ پڑھ کر آپ نے نیکیوں اور ثواب کا کتنا بڑا ذخیرہ جمع کر لیا، اور اگر اس دعاء کو روزانہ کئی کئی مرتبہ پڑھ لیں تو سیکڑوں فرشتے کئی کئی ہزار دنوں تک ثواب لکھتے رہیں گے، اسی طرح تعداد میں جیسے جیسے اضافہ کرتے رہیں گے ثواب لکھنے والے فرشتوں کی تعداد میں اسی طرح سے اضافہ ہوتا رہے گا۔

اب یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم کتنا ذخیرہ اپنے لئے جمع کرنا چاہیں گے اور آخرت میں نیکیوں کے ہم کتنے محتاج ہوں گے۔ واللہ الموفق۔

دنیا کی محبت دور کرنے کی دعاء

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ يَا خَالِقَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ۔ (کتاب الاذکار)

ترجمہ: اے دلوں اور نگاہوں کو پھیرنے والے، اے رات و دن کو پیدا کرنے والے، اے زبردست اور طاقت ور، اے مغفرت کرنے والے۔

فضیلت: دل سے غیر اللہ اور دنیا کی محبت نکالنے کیلئے اس دعاء کا پڑھنا مفید تر ہے۔

تفسیر رازی میں ہے کہ ’’جب راسخین فی العلم اللہ تعالیٰ کے کلام کے محکمات و متشابہات پر مکمل ایمان لے آئے تو انہوں نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعاء کی اور بارگاہ خداوندی میں گریہ وزاری کی کہ اے اللہ ان کے قلوب کو باطل اور ناحق چیزوں کی طرف مائل نہ فرما بلکہ حق پر ثابت قدم فرما۔ (تفسیر رازی ۷/۱۴۷)

اس دعاء کے آخری الفاظ یَا عَزِیْزُ، یَا غَفَّارُ کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان اسماء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعاء کو قبول کر لیتا ہے، اور جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے تو وہ چیز بندہ کو عطا کر دی جاتی ہے۔ (حصن حصین/۴۸)

یَا عَزِیْزُ: اگر کوئی چالیس روز تک اکتالیس بار پڑھے تو غناء ظاہر و باطنی نصیب ہوگی اور کسی مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔ (اعمال قرآنی: ۷۲)

یَا غَفَّارُ: اگر کوئی بعد نماز جمعہ سو بار پڑھے تو آثار مغفرت پیدا ہوں گے اور تنگی ختم ہو جائے گی اور بے گمان رزق ملے گا۔ (اعمال قرآنی: ۷۲)

ہر طرح کی مصیبت اور پریشانی سے نجات کے لئے وظیفہ

يَا لَطِيفًا بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيمًا بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيرًا بِخَلْقِهٖ
اُلْطُفْ بِيْ يَا لَطِيفُ يَا عَلِيمُ يَا خَبِيرُ۔

(روض الریاحین فی حکایات الصالحین /۱۷۵)

ترجمہ: اے (وہ ذات جو) اپنی مخلوق پر مہربان ہے، اے (وہ ذات جو) اپنی مخلوق کو جاننے والی ہے، اے (وہ ذات جو) اپنی مخلوق سے باخبر ہے میرے اوپر مہربانی کا معاملہ فرما، اے مہربان! اے جاننے والے! اے خبر رکھنے والے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک مرتبہ قبض (دل کی تنگی) اور خوف کا شدید غلبہ ہوا، میں پریشان حال ہو کر بغیر سواری اور توشہ کے مکہ مکرمہ کی طرف چل دیا، تین دن تک اسی طرح بغیر کھائے پیئے چلتا رہا، چوتھے دن مجھے پیاس کی شدت سے اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو گیا اور جنگل میں کہیں سایہ دار درخت کا بھی پتہ نہیں تھا کہ اس کے سایہ میں ہی بیٹھ جاتا، میں نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا اور قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھ گیا پھر مجھے نیند آ گئی تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ میری طرف ہاتھ بڑھا کر فرمایا، لاؤ ہاتھ بڑھاؤ میں نے ہاتھ

بڑھایا انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور فرمایا تمھیں خوش خبری دیتا ہوں کہ تم صحیح سالم حج کرو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت بھی کرو گے میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں، فرمایا میں خضر ہوں، میں نے عرض کیا کہ میرے لئے دعاء کیجئے فرمایا: یہ دعا تین مرتبہ پڑھو۔

پھر فرمایا کہ یہ ایک تحفہ ہے جو ہمیشہ کام آنے والا ہے جب تجھے کوئی تنگی پیش آئے یا کوئی آفت نازل ہو اس کو پڑھ لیا کرو تو تنگی رفع ہو جائے گی اور آفت و پریشانی سے خلاصی ہو گی، یہ کہہ کہ وہ غائب ہو گئے۔

اس کے بعد مجھے ایک شخص نے یا شیخ یا شیخ کہہ کر آواز دی میں اس کی آواز سے نیند سے جاگا تو وہ شخص اونٹنی پر سوار تھا، مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا ایسی صورت ایسے حلیہ کا نوجوان تو تم نے نہیں دیکھا، میں نے کہا میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا کہنے لگا ہمارا ایک نوجوان سات دن ہو گئے گھر سے چلا گیا ہے ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ وہ حج کو جا رہا ہے۔

پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں کا ارادہ کر رہے ہو، میں نے کہا جہاں اللہ لے جائے، اس نے اونٹنی بٹھائی اور اس سے اتر کر ایک توشہ دان میں سے دو سفید روٹیاں جن کے درمیان حلوہ رکھا ہوا تھا نکالیں اور اونٹنی کے اوپر سے پانی کا

مشکیزہ اتارا اور مجھے دیا میں نے پانی پیا اور ایک روٹی کھائی وہی مجھے کافی ہوگئی پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کرلیا پھر ہم دونوں دو رات اور ایک دن چلے تو ایک قافلہ ہمیں ملا اس قافلہ والوں سے اس جوان کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قافلہ میں ہے وہ مجھے چھوڑ کر قافلہ کے اندر گیا، اور تھوڑی دیر کے بعد جوان کو ساتھ لئے ہوئے میرے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا کہ بیٹا اس شخص کی برکت سے اللہ جل شانہ نے تیری تلاش مجھ پر آسان کردی، میں نے ان دونوں کو رخصت کر کے قافلہ کے ساتھ چل دیا، پھر مجھے وہ آدمی ملا اور مجھے ایک لپٹا ہوا کاغذ دیا اور میرے ہاتھ چوم کر چلا گیا، میں نے اس کو دیکھا تو اس میں پانچ اشرفیاں تھیں، پھر میں نے اس کے ذریعہ سے اونٹ کیلئے کرایہ ادا کیا اور اسی سے کھانے پینے کا انتظام کیا اور حج کیا اس کے بعد مدینہ طیبہ گیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کی، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی۔ اور جب کبھی کوئی تنگی یا آفت پیش آتی، تو حضرت خضر علیہ السلام کی بتائی ہوئی یہ دعاء پڑھی، میں ان کی فضیلت اور ان کے احسان کا معترف ہوں اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ (روض الریاحین فی حکایات الصالحین ۱۷۴۔۱۷۵)

اَلْحِزْبُ الْاَعْظَمُ

یہ مجموعہ ہے ان دعاؤں کا اور خزانہ ہے ان جواہرات کا جو اکثر اولیائے کرام واتقیائے عظام میں مقبول رہا ہے، یہ افضل واکمل اور احسن واجمل دعاؤں کا حسین گلدستہ ہے، حضرت علامہ علی بن سلطان محمد قاریؒ نے حدیث کی مشہور کتابوں میں مذکور دعاؤں کو جمع فرمایا اور اس میں ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کی دعائیں لکھیں پھر احادیث مبارکہ میں منقول دعائیں درج کی ہیں اور آخر میں درود شریف کا مجموعہ ہے۔

یہ مجموعہ الحزب الاعظم ان تمام دعاؤں پر مشتمل ہے جو ہر پڑھنے والے کو تمام مشکلات سے نجات دینے والی ہیں اور تمام طرح کی مہلکات سے بچانے والی ہیں۔ اس لئے کہ ان دعاؤں میں وہ تمام دعائیں شامل ہیں جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی اور عمدہ عادات وصفات اور اعلیٰ اخلاق کے حصول کی دعاء فرمائی، اور ہر بری اور نازیبا خصلت سے پناہ مانگی ہے، اس لئے ناممکن ہے کہ ان دعاؤں کا ورد کرنے والا ان کے برکات وخیرات سے محروم ہوجائے۔ اسے ضرور دنیا وآخرت میں سرخروئی وکامیابی حاصل ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

فضائل درود وسلام

درود شریف پڑھنے والوں کے لئے از روئے احادیث شریفہ

بشارتیں

☆ اللہ تعالیٰ کی بے شمار خصوصی رحمتیں نازل ہوں گی اور اس کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہوگا۔

☆ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خوشنودی و محبت اور قرب حاصل ہوگا اور شفاعت نصیب ہوگی۔

☆ دنیا اور آخرت کی ساری فکروں کی کفایت ہوگی۔

☆ ہر صلاۃ وسلام ایک مستقل حدیث ہے؛ لہٰذا اسی میں چالیس حدیثیں پڑھنے اور امت کو پہنچانے کی فضیلت بھی حاصل ہوجائے گی۔

☆ مشائخ صوفیاء کرام نے فرمایا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے؛ لیکن حضور اقدس ﷺ پر درود شریف قبول ہی ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں‘‘۔

(مسلم ۱/۱۷۵رقم ۴۰۸، ابوداؤد ۱/۲۱۴رقم: ۱۵۳۰، ترمذی ۱/۱۱۰رقم: ۴۸۵، صحیح ابن حبان ۲/۱۰۱رقم: ۹۰۳)

اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے، چہ جائے کہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو۔ ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے، جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ: تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا، میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا‘‘۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ’’بلا شبہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا‘‘۔ (ترمذی ۱/۱۱۰ رقم: ۴۸۴، صحیح ابن حبان ۲/۱۰۳ رقم: ۹۰۸)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس شخص کے لئے کہ جس نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اگر میں سارے (دعاؤں کے) وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شانہ تیرے دنیا و آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ (مسند احمد ۵/۱۳۶، ترمذی رقم ۲۴۵۷، مستدرک حاکم ۲/۴۲۱، ۵۱۳)

درود شریف کی یہ فضیلت تو فضائل درود کی ہر حدیث سے ثابت ہوتی ہے، جب کہ ایک دفعہ درود پڑھنے سے پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، نامۂ اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے۔

فرشتوں کا پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام لے کر درود وسلام پیش کرنا اور اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جواب عطا فرمانا یقینی طور پر ثابت ہے، تو ظاہر ہے کہ ان فضائل سے دنیا اور آخرت کے سارے ہی فکروں کی کفایت ہوگی۔

اور سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زیارت کی دولت میسر ہوتی ہے، اور خواب میں ''زیارت'' کے لئے مشائخ کے آزمودہ خاص خاص درود شریف اور جملہ درود شریف کے فضائل و برکات کی تفصیل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فضائل درود شریف'' میں پڑھی جاسکتی ہے، جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت و تعلق جو ایمان کے لئے لازم ہے کی زیادتی ہوگی، اور درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت اور شوق ہوگا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا　　عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تمام درودوں میں افضل درود

تمام درودوں میں افضل درود وہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے، ان میں اکثر وہ ہیں جو درود ابراہیمی کہلاتے ہیں۔ (مسلم ۱/۱۷۵ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۱۶)

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل اور ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنا حبیب قرار دیا ہے، اس لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو درود ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی اور لذیذ ہوتی ہیں، محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے، اسی وجہ سے ان درودوں میں ایک کے درود کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے؛ لہٰذا یہ درود یقیناً سب سے اونچے، لذیذ اور افضل ہیں۔

یہ درود مخصوص کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں آئے ہیں، جن کو حضرت تھانوی قدس سرہ نے چہل حدیث کے طور پر جمع فرمایا، جس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس مقام پر جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث میں مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں، ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں، جس میں پچیس صلاۃ اور پندرہ سلام کے ہیں، گویا یہ مجموعہ درود شریف کی

چہل حدیث ہے، جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچادے، اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے، اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کے مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے، تو ان احادیث شریفہ کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے، ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں، جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں، اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں، بتمامہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں گے۔

جدا جدا فضائل حضرت شیخ رحمہ اللہ کی کتاب فضائل درود شریف میں ضرور پڑھیں؛ تاکہ اس وظیفہ میں ایمان واحتساب کی کیفیت سے اجر کی زیادتی ہو اور ذوق وشوق سے مداومت حاصل ہو۔

شیریں ترنکتہ: سلف صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہ ”اللّٰہم“ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے قائم مقام ہے اور ”حمید مجید“ اللہ تعالیٰ کے دو ایسے مبارک نام ہیں جو تمام صفات جلالیہ وجمالیہ کے آئینہ دار ہیں؛ لہٰذا درود ابراہیمی کو پڑھتے وقت ان دونوں لفظوں کی معنویت کا خیال کرنے سے درود شریف کا کیف بہت بڑھ جاتا ہے۔ (ملخص: فضائل درود وسلام حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا صاحبؒ)

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد درود شریف کی فضیلت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ (القول البدیع ۱۸۸، ۱۸۹)

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں رحمت کامل نازل فرمائیے اور آپ کی اولاد پر بھی اور ان سب پر سلامتی بھی نازل فرمائیے۔

فضیلت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کی بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا، اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ (القول البدیع ۱۸۸، ۱۸۹)

اس حدیث شریف کو علامہ سخاویؒ نے القول البدیع ۱۸۸ میں حضرت ابوہریرہؓ سے اور ۱۸۹ میں حضرت سہل بن عبد اللہؓ سے نقل فرمایا ہے۔ لہٰذا تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جائیں تو کتنی بڑی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

نوٹ: یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسی سال کے گناہ معاف ہونے سے مراد گناہ صغیرہ ہیں اور اسی سال کی عبادت سے نفلی عبادت سے مراد گناہ صغیرہ ہیں اور اسی سال کی عبادت سے نفلی عبادت مراد ہے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اس سے فرض بھی ادا ہو جائے گا، بلکہ فرائض اگر کسی کے ذمہ باقی ہیں تو وہ اپنی جگہ بدستور قائم رہیں گے۔ (انوار زندگی ۵۰، ۵۱)

چالیس درود پاک

مذکورہ تمام فضائل اور فوائد کی بنیاد پر حدیث کی معتبر کتابوں سے حوالہ کیساتھ چالیس درود شریف نقل کیئے جا رہے ہیں، تاکہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا ہر مسلمان کے لئے آسان ہوجائے۔ اوّلاً درود وسلام سے متعلق قرآن کریم کی تین آیتیں لکھ دی ہیں، اسکے بعد چالیس درود شریف ہیں جو حسب ذیل ہیں

۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (پ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۶)

۲۔ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ (پ ۱۹ سورۃ نمل ع ۱۴)

۳۔ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ۔ (پ ۲۳ صافات کے ختم پر)

چہل حدیث چالیس درود وسلام

صلوٰۃ کے الفاظ

(۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۶ حدیث ۴۴۸۰-۴۴۸۱)

(۲)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ۔

(مسند امام احمد بن حنبل ۳/۳۳۷)

(۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (الترغیب ۲/۳۲۸، انوار ہدایت/۱۳۸، شعب الایمان للبیہقی ۲/۸۶ حدیث ۱۲۳۱)

(۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ

بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(المستدرک للحاکم ۱/۴۰۲)

⑤

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسلم ۱/۱۷۵، بخاری ۲/۹۴۰ حدیث ۶۱۲۱، صحیح ابن حبان ۳/۲۱۰ حدیث ۱۹۶۱)

⑥

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

(مسلم شریف ص ۱/۱۷۵، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۹/۱۱۶ حدیث ۲۴۲)

⑦

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابن ماجہ ۶۴)

المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۲۵ حدیث ۲۷۰

⑧

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی ۱/۱۴۴، المعجم الکبیر ۱۹/۱۲۸ حدیث ۲۸۰)

⑨

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد ۱/۱۴۰)

⑩

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

(ابوداؤد ۱/۱۴۱، بخاری شریف ص ۲/۹۴۰ حدیث ۶۱۱۲)

⑪

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مسلم ۱/۱۷۵، صحیح ابن حبان صفحہ ۲۰۲ حدیث ۱۹۶۲، شعب الایمان ۲/۲۰۷ حدیث ۱۵۴۷)

(۱۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۴۱، بخاری ۱/۴۷۷، بخاری ۲/۹۴۱ حدیث ۶۱۱۵)

(۱۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مسلم ۱/۱۷۵، شعب الایمان للبیہقی ۲/۱۸۹ حدیث ۱۵۰۳)

(۱۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ابوداؤد ۱/۱۴۱، حصن حصین/۹۸، شعب الایمان للبیہقی ۲/۱۸۹ حدیث/۱۵۰۴)

(۱۵)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مسند امام احمد بن حنبل ص ۵/۳۵۳)

(۱۶)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(شعب الایمان للبیہقی ۲/۲۲۳ حدیث ۱۵۸۸)

(١٧)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

(القول البدیع ص ۱۸۵-۱۸۹ فضائل درود ص ۱۴۴، انوار ہدایت ص ۱۴۱)

(١٨)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ابن ماجہ/۶۵، بخاری ۱/۴۷۷، نسائی ۱/۱۴۴)

(١٩)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ابن ماجہ/۶۴، نسائی ۱/۱۴۵)

(٢٠)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (السنن الکبریٰ للنسائی ۶/۱۸۔ حدیث ۹۸۷۷، حصن حصین نسخہ قدیم/۹۶)

(٢١)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (المعجم الاوسط ۴/۳۹۷ حدیث ۳۶۷۵)

وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ۔

(المعجم الکبیر ۱/۱۴ حدیث ۹۷۹۰، ص ۸/۲۳۷ حدیث ۹۲۶، (المعجم الاوسط ص ۴/۳۹۷ حدیث ۳۶۷۵، طحاوی شریف ص ۱/۸۷ مجمع الزوائد ص ۱/۳۳۲)

(٢٢)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (حصن حصین ص ۹۷)

(مسند امام احمد ص ۲/۱۱۹، السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۲/۱۴۷، المستدرک ص ۱/۲۰۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۵۰۸)

(٢٣)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مسند امام احمد بن حنبلؒ ۳۷۴/۵)

(۲۴)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اِلَّذِيْ يَغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(سنن ابن ماجہ ۶۵/۱، المعجم الکبیر ص ۱۱۵/۹ حدیث ۸۵۹۴۔ ۸۵۹۵ شعب الایمان ۲۰۸/۲ حدیث ۱۵۵۰)

(۲۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحیح ابن حبان ۲۰۷/۳)

سلام کے الفاظ

(۲۶)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ترمذی ص ۶۵/۱، بخاری ص ۱۱۵/۱، مسلم ص ۱۷۳/۱، ابن ماجہ ۶۴/۱، نسائی ج ۱۳۰/۱، موطا محمد ص ۱۱۱
المعجم الاوسط ۴۲/۷ حدیث ۶۰۶۹، ابن حبان ۲۰۴/۳)

(۲۷)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ (مسلم شریف ص ۱۷۴)

(۲۸)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(نسائی ص ۱۳۲)

(۲۹)

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی
عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (نسائی ص۱۳۲ ج۱، صحیح ابن حبان ص۲۰۴ ج۳، السنن الکبریٰ للنسائی ص۲۵۳ ج۱ حدیث ۷۶۲)

(۳۰)

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی ص۱۳۲ ج۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۴۱)

(۳۱)

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ (موطا مالک ص۳۱، موطا محمد ص۱۰۹)

(۳۲)

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ۔ (طحاوی ص۱۵۶ ج۱، حصن حصین ۹۳)

(۳۳)

بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ وَالزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ شَھِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
شَھِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (طحاوی ۱/۱۵۴، موطا محمد / ۱۰۹)

(۳۴)

بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ شَھِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
شَھِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (موطا مالک ص۳۱)

(٣٥)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (موطا امام محمد/١٠٩)

(٣٦)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (موطا مالک ص٣٢)

(٣٧)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (طحاوی شریف ج١ ص١٥٦، سنن ابن ماجہ ص٦٤)

(٣٨)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ابوداؤد ص١٣٩، طحاوی ١/١٥٥)

(٣٩)

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسلم ١/١٧٤، ابوداؤد ١/١٤٠
طحاوی ١/١٥٥، المعجم الکبیر ١١/٣٩ حدیث ١٠٩٩٦)

(٤٠)

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ۔
(سنن ابن ماجہ ص٥٦)

(مذکورہ بالا چالیس درود وسلام ’’انوار زندگی/٨ تا ٤٠‘‘ سے ماخوذ ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلامِ عارفانہ وعاجزانہ

از: خواجہ عزیزالحسن مجذوب صاحبؒ
خلیفہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ

مرتب:

مولانا کلیم اللہ قاسمی
معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد
وشریک ادارت ماہنامہ ندائے شاہی، مرادآباد

ملنے کا پتہ

مدرسہ قاسم العلوم الاسلامیہ

فتح پور، جیوتی شاہ عالمپور پوسٹ کملاپور، ضلع سیتاپور، موبائل: 9410679786
E-mail:kalimullahqasmi1974@gmail.com

ابیات در تضمین ذکر نفی واثبات

یار رہے یا رب تو میرا اور میں تیرا یار رہوں   مجھ کو فقط تجھ سے ہو محبت، خلق سے میں بیزار رہوں
ہردم ذکروفکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں   ہوش رہے نہ مجھ کو کسی کا تیرا مگر ہوشیار رہوں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ

تیرے سوا معبود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں   تیرے سوا مقصود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں   تیرے سوا مشہود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے سب ہے تیرے زیرنگیں   جن وانس وحور وملائک عرش وکرسی چرخ وزمیں
کون ومکاں میں لائق سجدہ تیرے سوا اے نور مبیں   کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ

سب بندے ہیں کوئی نبی ہو یا ہو ولی یا شہنشاہ   باغ دوعالم بھی ہے تری قدرت کے حضور اک برگ گاہ
کیوں نہ میں قائل ہوں کہ ہزاروں تیری خدائی کے ہیں گواہ   خار وگل و افلاک وکواکب کوہ ودریا مہر و ماہ

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ

تیرا گدا بن کر میں کسی کا دست نگر اے شاہ نہ ہوں   بندہ مال وزر نہ بنوں میں طالب عز وجاہ نہ ہوں
راہ پہ تیری پڑکے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں   چین نہ لوں میں جب تک راز وحدت سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا الـلّٰـــہ

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے   تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے ترے دلشاد رہے   سب کو نظر سے اپنی گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ

سب سے میں ہو جاؤں مستغنی فضل ہو پیش نظر تیرا   اب تو رہوں میں اے میرے داتا بس اک دست نگر تیرا
توڑ کے پاؤں پڑ جاؤں چھوڑوں نہ کبھی اب در تیرا   عشق سما جائے رگ رگ میں دل میں میرے ہو گھر تیرا

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ

نفس و شیطاں دونوں نے ملکر ہائے کیا ہے مجھ کو تباہ   اے میرے مولا میری مدد کر چاہتا ہوں میں تیری پناہ
مجھ سا خلق میں کوئی نہیں گو بدکردار و نامہ سیاہ   تو بھی مگر غفار ہے یارب بخش دے میرے سارے گناہ

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ

مجھ کو سراپا ذکر بنادے ذکر ترا اے میرے خدا   نکلے میرے ہر بن مو سے ذکر ترا اے میرے خدا
اب تو کبھی چھوڑے بھی نہ چھوٹے ذکر ترا اے میرے خدا   حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ

جب تک قلب رہے پہلو میں جب تک تن میں جان رہے   لب پہ تیرا نام رہے اور دل میں تیرا دھیان رہے
جذب میں پراں ہوش رہیں اور عقل مری حیران رہے   لیکن تجھ سے غافل ہرگز دل نہ مرا اک آن رہے

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے اللہ
لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ ، لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـــہ



ابیات در تضمین ذکر مجرد واثبات

اے مرے مولا میری نظر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو   سب تو ہوں باہر دل کے اندر تو ہی تو ہو تو ہی تو
قلب تپاں میں دیدۂ تر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو   میرے لئے تو بحر و بر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ ، اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ

سوجھے مجھکو دونوں جہاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو   سوجھے مجھکو کون و مکاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو
سوجھے مجھکو قالب و جاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو   سوجھے مجھ کو سود و زیاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ ، اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ

جان سے بھی جو مجھ کو ہے پیارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو   جس کے لئے سب کچھ ہے گوارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو
دونوں جہاں میں میرا سہارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو   میری ناؤ کا کھیون ہارا تو ہی تو ہاں تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ ، اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ

جود و کرم کی شان گدا کو کھل کر اب اے شاہ دکھا   قرب خاص عطا فرما، ایوان کی اپنے راہ دکھا
جلوہ اب تو کھلے بندوں ہی بس اب میرے ماہ دکھا   پردہ اٹھادے نور اپنا دکھا ہر وقت دکھا ہر گاہ دکھا

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ ، اِلَّا اللّٰـــہ، اِلَّا اللّٰـــہ

آئے نظر ذرہ ذرہ میں صاف تری قدرت مجھ کو　　عالم کثرت بھی ہو جائے آئینۂ وحدت مجھ کو
باغ جہاں میں تو محسوس اب ہو مثل نکہت مجھ کو　　مشق تصور اتنی بڑھے جلوت میں بھی ہو خلوت مجھکو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ ، اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ

ایسا سما جا میری نظر میں جلوہ ترا دیکھوں ہر سو　　غیبت دم بھر کو بھی نہ ہو ہر وقت رہوں میں رو در رو
میرے لئے بازار جہاں ہو سر بسر اک میدان ہو　　تو ہی تو ہو تو ہی تو ہاں تو ہی تو ہو تو ہی تو

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ ، اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ رطب و یابس بحر و بر　　نور و نار و اوج و پستی کفر و ایماں خیر و شر
ایک زباں ہو کر یہ سب کے سب دیتے ہیں تیری خبر　　تیرے آگے ہیچ ہے ہر شے تو ہی ہے سب سے برتر

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ ، اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ

میری نظر میں سب یکساں ہوں کوئی گدا ہو یا ہو شاہ　　ہوں نہ ذرا مرعوب کسی سے کوئی ہو کتنا ہی ذی جاہ
راز وحدت سے تو کردے دل کو مرے یارب آگاہ　　میرے لئے ہو جائیں برابر باغ و صحرا کوہ و کاہ

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ ، اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ

بندۂ مقبول اپنا بنا اور کر نہ کبھی مردود مجھے　　بخش خدایا حسن ختام و عاقبت محمود مجھے
جلوہ ترا اس طور سے ہو ہر لحظہ بس اب مشہود مجھے　　تیرے سوا عالم میں نظر آئے نہ کوئی موجود مجھے

کچھ نہ سجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ
اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ ، اِلاَّ اللّٰــــہ، اِلاَّ اللّٰــــہ

ابیات شوقیہ

بناؤں گا اپنے نفس سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا　　میں چھوڑ کر کاروبار سارے کرونگا ہر وقت کام تیرا
کیا کرونگا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح و شام تیرا　　جماؤنگا دل میں یاد تیری رٹوں گا دن رات نام تیرا

ہر دم کرونگا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

میں اے خدا دم بھرونگا تیرا بدن میں جبتک کہ جاں رہے گی　　پڑھوں گا ہر وقت تیرا کلمہ دہن میں جبتک زباں رہے گی
کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستاں رہے گی　　نہ شکوۂ دوستاں رہیگا نہ غیبت دشمناں رہے گی

ہر دم کرونگا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث یونہی زندگی گزاری　　کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری　　میں سر جھکاتا ہوں میرے مولیٰ میں توبہ کرتا ہوں میرے باری

ہر دم کرونگا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

میں دین لوں گا میں دین لوں گا نہ لوں گا زینہار دنیا　　دکھا کے نقش و نگار اپنے لبھائے مجھ کو ہزار دنیا
اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا　　لگاؤں گا اس سے دل نہ ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دنیا

ہر دم کرونگا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

بتان دلبر تو سینکڑوں ہیں مگر کوئی باوفا نہیں ہے　　ودود اور لائق محبت فقط ہے تو دوسرا نہیں ہے
کوئی ترے ذکر کے برابر مزے کی شے اے خدا نہیں ہے　　مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزا نہیں ہے

ہر دم کرونگا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ابیات مناجاتیہ

مجال ہے کچھ بھی کرسکوں میں جوتو نہ توفیق اے خدا دے ترى مشیت ہے، سب پہ غالب یہ ہیچ ہیں سب مرے ارادے
بہت دنوں رہ چکا نکما بس اب مجھے کام کا بنا دے میں کب سے ہوں محوِ خوابِ غفلت بس اب جگادے بس اب جگادے

ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

رہ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثل غبار میں ہوں ترے گلستاں میں سب ہی گل ہیں بس اک اگر ہوں تو خار میں ہوں
مجھے بھی کچھ فکر آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار میں ہوں رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار میں ہوں

ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

تجھے تو معلوم ہے الٰہی بہت ہی گندہ ہے حال میرا گنہ میں آلودہ ہو رہا ہے رواں رواں بال بال میرا
یہ آخری دن ہیں زندگی کے درست کردے مآل میرا تری محبت میں اب جیوں میں اسی میں ہو انتقال میرا

ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

کرم سے تیرے بعید کیا ہے جو فضل مجھ پر بھی میرے رب ہو تری مدد ہو مری ہو کوشش تری کشش ہو مری طلب ہو
بدی میں گزری ہے عمر ساری نصیب توفیق نیک اب ہو رہوں میں مشغول ذکر و طاعت بس اب یہی شغل روز و شب ہو

ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

عنایت خاص کو الٰہی میں تیرے قربان عام کردے اس اپنے ادنیٰ غلام کو بھی نصیب اب قرب تام کردے
میں ہائے کب تک رہوں ادھورا بس اب تو پُر میرا جام کردے فنا کا وہ درجہ اب عطا ہو جو کام میرا تمام کردے

ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ابیات در تضمین ذکر یک ضربی اسم ذات

اے میرے داتا اے میرے مالک اے میرے مولا اے میرے والی شاہنشاہ دو عالم تو ہے سب سے تری سرکار ہے عالی
شان تری ہر آن نئی ہے گاہ جمالی گاہ جلالی وہ بھی عجب خوش بخت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ
لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

کسب میں دنیا ہی کے رہا میں دین کی دولت کچھ نہ کمائی وقت یونہی بیکار گزارا عمر یونہی غفلت میں گنوائی
خلق میں سب سے میں ہی برا ہوں کوئی نہیں ہے مجھ میں بھلائی مجھ سا کوئی بدکار نہ ہوگا کونسی میں نے کی نہ برائی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ
لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

ذکر کی اب توفیق ہو یا رب کام کا یہ ناکام ہو تیرا قلب میں ہر دم یاد ہو تیری لب پہ ہمیشہ نام ہو تیرا
تجھ سے بہت رہتا ہے گریزاں اب دل وحشی رام ہو تیرا مجھ کو اب استقلال عطا کر پختہ بس اب یہ خام ہو تیرا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ
لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

ذکر ترا کر کر کے الٰہی دور کروں میں دل کی سیاہی چھوڑ کے حب مالی و جاہی اب تو کروں بس فقر میں شاہی
شام و سحر ہے شغل مناہی میرے گنہ ہیں لامتناہی کس سے کہوں میں اپنی تباہی تو ہی مری کر پشت پناہی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ
لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

نفس کے شر سے مجھ کو بچا لے مرے اللہ اے مرے اللہ پنجۂ غم سے مجھ کو چھڑا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
سن مرے نالے سن مرے نالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ اپنا بنا لے اپنا بنا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ
لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

اپنی رضا میں مجھ کو مٹا دے اے میرے اللہ اے میرے اللہ — جام محبت اپنا پلا دے اے میرے اللہ اے میرے اللہ

کر دے فنا سب میرے ارادے اے میرے اللہ اے میرے اللہ — دل میں مرے یاد اپنی رچا دے اے میرے اللہ اے میرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

دیدۂ دل میں تجھ کو بسا لوں سب سے ہٹا لوں اپنی نظر میں — تیرا ہی جلوہ پیش نظر ہو جاؤں کہیں میں دیکھوں جدھر میں

تیرا تصوّر ایسا جما لوں قلب میں مثل نقش حجر میں — بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو چاہوں بھلانا خود بھی اگر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

ذات ہے تیری سب سے نرالی شان ہے تیری فہم سے عالی — اسکو تری وحدت ہے مشاہد جس کا ہے دل اغیار سے خالی

تیرے شواہد بحر و بر گردوں و زمیں ایام و لیالی — ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ پتہ پتہ ڈالی ڈالی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

کنہ تری ہے فہم سے عالی وصف ہے تیرا عقل سے بالا — تیرے ہیں لاکھوں ماننے والے کون نہیں ہے جاننے والا

تیری محبت روح کی لذت تیرا تصور دل کا اجالا — نطق نے میرے چوم لئے لب نام تیرا جب منہ سے نکالا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

اپنا مجھے مجذوب بنا لے تیرا ہی سودا ہو میرے سر میں — تیری محبت ہو رگ و پے میں جان میں تن میں دلمیں جگر میں

شاد رہوں میں رنج و خوشی میں سود و زیاں میں نفع و ضرر میں — فرق نہ دیکھوں شاہ گدا میں در و صدف میں لعل و گہر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام و سحر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے آٹھ پہر ہو اَللّٰہُ اللّٰہُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

مراقبہ موت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

قیصر اور اسکندر و جم چل بسے — زال اور سہراب و رستم چل بسے

کیسے کیسے شیر و ضیغم چل بسے — سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے — کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے

پیلتن کیا کیا پچھاڑے موت نے — سَر وقد قبروں میں گاڑے موت نے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے — تا بہ کے غفلت، سحر ہونے کو ہے

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے — ختم ہر فردِ بشر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

نفس اور شیطاں ہیں خنجر در بغل — وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل

آ نہ جائے دین و ایماں میں خلل — باز آ، ہاں باز آ، اے بدعمل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفعتہً سر پر جو آ پہنچے اجل   پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل
جائے گا یہ بے بہا موقع نکل   پھر نہ ہاتھ آئے گی عمرِ بے بدل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تجھ کو غافل ! فکر عقبیٰ کچھ نہیں   کھا نہ دھوکہ عیش دنیا کچھ نہیں
زندگیٔ چند روزہ کچھ نہیں   کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن   قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن   اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سب کے سب ہیں رہ روِ کوئے فنا   جارہا ہے ہر کوئی سوئے فنا
بہہ رہی ہے ہر طرف جوئے فنا   آتی ہے ہر چیز سے بوئے فنا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

چند روزہ ہے یہ دنیا کی بہار   دِل لگا اِس سے نہ غافل زینہار
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گذار   ہوشیار اے محوِ غفلت ! ہوشیار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہے یہ لُطف وعیش دُنیا چند روز   ہے یہ دورِ جام و مینا چند روز
دارِ فانی میں ہے رہنا چند روز   اب تو کرلے کارِ عقبیٰ چند روز

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عشرتِ دنیائے فانی ہیچ ہے   پیش عیش جاودانی ہیچ ہے
مٹنے والی شادمانی ہیچ ہے   چند روزہ زندگانی ہیچ ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہو رہی ہے عمر مثلِ بَرف کم   چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم
سانس ہے اک رہروِ ملک عدم   دفعتہً اِک روز یہ جائے گا تھم

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور   جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر یہ اِک دِن گذرنی ہے ضرور   قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی   جان ٹھہری جانے والی، جائے گی
روح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی   تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو سنِ عمر رواں ہے تیز رَو　　چھوڑ سب فکریں لگا مولیٰ سے لو
گندم از گندم بروید جو ز جو　　از مکافاتِ عمل غافل مشو
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
بزمِ عالم میں فنا کا دَور ہے　　جائے عبرت ہے، مقامِ غور ہے
تو ہے غافل کیا یہ تیرا طور ہے　　بس کوئی دِن زندگانی اور ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
سخت سخت امراض گو تو سہہ گیا　　چارہ گر گو سخت جاں بھی کہہ گیا
کیا ہوا کچھ دِن جو زندہ رہ گیا　　اِک جہاں سیلِ فنا میں بہہ گیا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم وزَر　　لاکھ ہوں بالیں پہ تیرے چارہ گر
لاکھ تو قلعوں کے اندر چُھپ مگر　　موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
زور یہ تیرا نہ بَل کام آئے گا　　اور نہ یہ طولِ امل کام آئے گا
کچھ نہ ہنگامِ اجل کام آئے گا　　ہاں مگر اچھا عمل کام آئے گا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سرکشی زیرِ فلک زیبا نہیں　　دیکھ ، جانا ہے تجھے زیرِ زمین
جب تجھے مرنا ہے اک دن بالیقیں　　چھوڑ فکرِ ایں و آں، کرفکرِ دیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
بہرِ غفلت یہ تری، ہستی نہیں　　دیکھ ، جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گذر دنیا ہے، یہ بستی نہیں　　جائے عیش وعشرت و مستی نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
عیش کر غافل نہ تو آرام کر　　مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادِ حق دنیا میں صبح و شام کر　　جس لیے آیا ہے تو ، وہ کام کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
مال و دَولت کا بڑھانا ہے عبث　　زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دِل کا دنیا سے لگانا ہے عبث　　رہ گزر کو گھر بنانا ہے عبث
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
عیش وعشرت کے لئے انساں نہیں　　یاد رکھ تو بندہ ہے مہماں نہیں
غفلت و مستی تجھے شایاں نہیں　　بندگی کر تو ، اگر ناداں نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا　　عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے، ڈس جائے گا　　رہ نہ غافل، یادرکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفن خود صدہا کیے زیرِ زمیں　　پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقیں
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں　　کچھ تو عبرت چاہیے نفسِ لعیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یوں نہ اپنے آپ کو بے کار رکھ　　آخرت کے واسطے تیار رکھ
غیرِ حق سے قلب کو بیزار رکھ　　موت کا ہر وقت اِستحضار رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو سمجھ ہرگز نہ قاتل موت کو　　زندگی کا جان، حاصل موت کو
رکھتے ہیں محبوب عاقل موت کو　　یاد رکھ ہر وقت غافل موت کو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو ہے اِس عبرت کدہ میں بھی مگن　　گو ہے یہ دار المحن بیت الحزن
عقل سے خارج ہے یہ تیرا چلن　　چھوڑ غفلت عاقبت اندیش بن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تری غفلت ہے بے عقلی بڑی　　مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
موت کو پیشِ نظر رکھ ہر گھڑی　　پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

گرتا ہے دنیا پہ تو پروانہ وار　　گو تجھے جلنا پڑے انجام کار
پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں ہوشیار　　کیا یہی ہے ہوشیاروں کا شعار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حیف دنیا کا تو ہو پروانہ ، تو　　اور کرے عقبیٰ کی کچھ پروا، نہ تو
کس قدر ہے عقل سے بیگانہ تو　　اِس پہ بنتا ہے بڑا فرزانہ ، تو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دارِ فانی کی سجاوٹ پر نہ جا　　نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا　　اِنَّہ قَدْ فَازَ فَوْزاً مَنْ نَّجَا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کجروؤں کی یہ چٹک اور یہ مٹک　　دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ، ہاتھ اپنا جھٹک　　بھول کر ہرگز نہ پاس ان کے پھٹک

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تری مجذوب حالت اور یہ سن   ہوش میں آ، اَب نہیں غفلت کے دِن
اَب تو بس مرنے کے دن ہر وقت گن   کس کمر در پیش ہے منزل کٹھن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کر تو پیری میں نہ غفلت اختیار   زندگی کا اب نہیں کچھ اعتبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار   کر بس اَب اپنے کو مُردوں میں شمار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

خانۂ رنگیں ہے یہ دارِ جہاں   طفلِ ناداں بن کے رِیجھ اِس پر نہ ہاں
واہ تو نے دل لگایا ہے کہاں   تجھ کو رہنا ہی ہے کتنے دن یہاں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تیری پیرانہ مستی تابہ کے   یہ تیری شہوت پرستی تابہ کے
یہ تیرا گھر اور گھرستی تا بہ کے   تابہ کے یہ تیری ہستی تابہ کے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تَرک اب ساری فضولیات کر   یوں نہ ضائع اپنے تو اوقات کر
رہ نہ غافل، یادِ حق دن رات کر   ذِکر و فکرِ ھَاذِمُ اللَّذَّات کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے   جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے   مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے   زمیں کھا گئی پہلواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا   مُلوک و حضور و خداوند کیا کیا
دکھائے گا تو زور تا چند کیا کیا   اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا   اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا   پڑا رہ گیا سب یوں ہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مبدل بہ صد غم   جہاں شادیاں تھیں وہیں اب ہیں ماتم
یہ سب ہر طرف انقلاباتِ عالم   تری ذات ہی میں تغیر ہیں ہر دم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا   جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا   اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا   ہو زینت نرالی ، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا   تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی   جہاں تاک میں نہ کھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تو نکل بھی   یہ طرزِ معیشت اب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو   ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اِتنی بھی مجذوب تجھ کو   سمجھ لینا اَب چاہیے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے سے پا کر پیام قضا بھی   نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہاء بھی   جنوں تا کجے ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا   نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا   رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر   اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر   یہاں پر ترا دِل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے   کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکر و دغا ہے   غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

انتخاب از فریاد مجذوب در یاد محبوب

اے خدا اے میرے ستار العیوب
میرے مولا میرے غفار الذنوب

تجھ پہ روشن ہے مرا حال زبوں
پارسا میں لاکھ ظاہر میں بنوں

سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں
جز بہ اقرار خطا چارہ نہیں

سخت بدکردار و بداطوار ہوں
سخت نالائق ہوں نا ہنجار ہوں

سر بسر عصیاں سراپا عیب ہوں
بدترین خلق میں لاریب ہوں

مجھ سا کوئی نفس کا بندہ نہیں
مجھ سا کوئی قلب کا گندہ نہیں

میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال
بدعمل ، بدنفس ، بدخو، بدخصال

رات دن ہوں نقشہ غفلت میں چور
شغل ہے لہو و لعب ، فسق و فجور

ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا
بندہ ہوں میں نفس نافر جام کا

زیر ہوتا ہی نہیں نفس شریر
دست گیری کر مری اے دست گیر

تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں
کاہ سے کیا ہٹ سکے کوہ گراں

میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب
دے چکی ہے اب مری ہمت جواب

حال ابتر ہے دل برباد کا
ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا

غلبہ دیدے نفس اور شیطان پر
آبنی ہے اب تو بس ایمان پر

سن مرے مولا میری فریاد کو
آمرے مالک میری امداد کو

اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب
اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب

سخت طغیانی پہ ہے بحر ذنوب
لے خبر، کشتی مری جائے نہ ڈوب

بن ترے دل کیا ہے بس اک خول ہے
جلد آ، یہ ناؤ ڈانوا ڈول ہے

یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی
اب تو یہ کشتی تجھی پہ چھوڑ دی

لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے
ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے

غرق بحر معصیت ہوں سر بسر
رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر

تابہ کے بھٹکا پھروں میں اے خدا
اب تو دکھلا دے مجھے راہ ہدیٰ

تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید
فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید

قلب سے دھودے مرے ہر گندگی
ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی

روک لایعنی سے اب میری زباں
ذکر میں تیرے رہوں رطب اللساں

چھوڑ دوں میں اب سخن آرائیاں
اب کروں دل کی چمن آرائیاں

اب نہ ناجنسوں سے میں یاری کروں
تیرے پاس آنے کی تیاری کروں

دل میں تیری یاد، لب پہ نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

مجھ گدا کو بھی بحق شاہ دیں
بخش یا رب دولت صدق و یقیں

بہر فیض شیر مرد تھانویؒ
کر مرے ایمان کو یا رب قوی

تجھ پہ روشن ہیں مرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

گو ترے آگے ذلیل و خوار ہوں
حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں

عبد ہوں میں بخش عبدیت مجھے — وجہ صد عزت ہے یہ ذلت مجھے
ہوں تو میں مجذوبؔ لیکن نام کا — کر مجھے مجذوبؔ یا رب کام کا
یا د میں رکھ اپنی مستغرق مجھے — ہو نہ ہوش ماسوا مطلق مجھے
دل میرا ہو جائے اک میدان ہو — تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو
اور مرے تن میں بجائے آب وگل — درد دل ہو درد دل ہو درد دل
غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر — تو ہی تو آئے نظر دیکھوں جدھر
کچھ نہ سوجھے تیری ہستی کے سوا — تیرے اوج اور اپنی پستی کے سوا
تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو — تیرے ذکر وفکر سے فرصت نہ ہو
آخری عرض گدا ہے شاہ سے — تادم آخر نہ بھٹکوں راہ سے
بہر حق سیّد خیر البشرﷺ — خاتمہ کر دے مرا ایمان پر
جس گھڑی نکلے بدن سے میرے جاں — کلمۂ توحید ہو ورد زباں

سینکڑوں کو تو کرے گا جنتی
ایک یہ نا اہل بھی ان میں سہی

آمِینْ ثُمَّ آمِینْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِینْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

دعا کی اہمیت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعاء عبادت ہی ہے، پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔(اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا) (مسند احمد بن حنبل ۲۶۷/۴، ترمذی شریف ۱۷۵/۲، ابوداؤد شریف ۲۰۸/۱، ابن ماجہ شریف ۲۷۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ’’دعاء عبادت کا مغز ہے‘‘۔ (ترمذی شریف ۱۷۵/۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقاء نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ’’اللہ جل شانہ کے یہاں سب سے اعلیٰ ومکرم چیز دعاء ہے‘‘۔ (ترمذی شریف ۱۷۵/۲، ابن ماجہ ۲۷۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعاء واقع شدہ مصیبت وپریشانی میں بھی کام دیتی ہے، اور اس میں بھی نازل نہ ہوئی ہو؛ لہٰذا اے اللہ کے بندو دعاء کو لازم پکڑو۔ (ترمذی شریف ۱۹۵/۲، مشکوٰۃ شریف ۱۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعاء مانگے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمادیتے ہیں، یا اس سے اس درجہ کی کوئی تکلیف دہ چیز روک لیتے ہیں، بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔ (ترمذی شریف ۱۷۵/۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہِ نبوی میں ہدیۂ نعت ومنقبت کا محبت بھرا مجموعہ

کلامِ ثاقبؔ

از: حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ

بانی جامعہ عربیہ ہتھورہ، باندہ، یوپی

مرتب:

مولانا کلیم اللہ قاسمی

معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

وشریک ادارت ماہنامہ ندائے شاہی، مرادآباد

ملنے کا پتہ

مدرسہ قاسم العلوم الاسلامیہ

فتح پور، جیوتی شاہ عالپور پوسٹ کملاپور، ضلع سیتاپور، موبائل:9410679786

E-mail:kalimullahqasmi1974@gmail.com

سب کے بس کی بات نہیں

ذکر خدا میں ہردم رہنا سب کے بس کی بات نہیں
خواہش نفس سے بچتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

دین کی خاظر گھر گھر جانا، طائف جاکر پتھر کھانا
پھر بھی دعائیں دیتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

انگلی سے اشارہ چاند کی جانب سارے انساں کرتے ہیں
انگلی سے چاند کے ٹکڑے کرنا سب کے بس کی بات نہیں

اصحابِ نبی توسب کے سب مخلوق میں سب سے افضل ہیں
صدیقؓ کا جیسا عاشق ہونا سب کے بس کی بات نہیں

دنیا کے سلاطیں دنیا بھر میں گشت لگاتے پھرتے ہیں
فاروقؓ کا جیسا گشت لگانا سب کے بس کی بات نہیں

عثمان غنیؓ کا ہمسر ہونا مال میں بیشک ممکن ہے
ذی النورین کا عالی رتبہ پانا سب کے بس کی بات نہیں

اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لیکر حیدرؓ آگے بڑھتے ہیں
خیبر جاکر قبضہ کرنا سب کے بس کی بات نہیں

اصحابؓ پیمبر دین کے اوپر جانیں قرباں کرتے ہیں
دین کے اوپر جان کا دینا سب کی بس کی بات نہیں

معرکۂ حق و باطل تو چلتا ہی رہے گا آخر تک
حق کی حمایت کرتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

دشمن سے بدلہ لینے کا ہر ایک کے دل میں جذبہ ہے
دشمن کو گلے سے اپنے لگانا سب کے بس کی بات نہیں

کفر کی ایسی ظلمت میں ایمان بچانا ہے مشکل
اس دور میں مسلم بنکر رہنا سب کے بس کی بات نہیں

عشق نبیؐ کا دعویٰ تو آسان بہت ہے اے ثاقبؔ
فرمان نبیؐ پر عامل ہونا سب کے بس کی بات نہیں

جانِ حزیں

کسی کی یاد میں بے چین ہے جانِ حزیں میری
گریباں چاک ہے اشکوں سے تر ہے آستیں میری

کوئی بھی کاش جا کر حال میرا ان سے کہہ دیتا
نہیں پہنچی ہے غم کی داستاں ان کے تئیں میری

نہ ہنستا تو کبھی زاہد میری اس خستہ حالی پر
اگر لگ جاتی تجھ کو سوزشِ قلبِ حزیں میری

یہ کل کی بات ہے رہتا تھا جو میری غلامی میں
وہ مجھ سے آج کہتا ہے کرو خالی زمیں میری

گلستاں راکھ ہو سکتا ہے جل کر سوچ لے ظالم
اثر ایسا بھی رکھتی ہے یہ آہِ آتشیں میری

سمجھتا ہے کہ کوئی مونس و ہمدم نہیں میرا
مدد ہر وقت کرتا ہے کوئی پردہ نشیں میری

مصائب میں بھی گھر کر ہے مجھے صبر و سکوں حاصل
تسلی دے رہا ہے دمبدم اک ہم نشیں میری

نہیں ہے کوئی میرے ساتھ تو غم بھی نہیں مجھ کو
خدا میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

خدا کا شکر ہے ایمان میں کچھ جان باقی ہے
کبھی غیروں کے آگے جھک نہیں سکتی جبیں میری

گدائی ان کے در کی جب سے مجھ کو ہو گئی حاصل
غلامی آ کے کرتے ہیں شہ مسند نشیں میری

قناعت کی خدا نے جب مجھے توفیق بخشی ہے
مجھے مرغوب آخر کیوں نہ ہو نانِ جویں میری

نہیں کوئی عمل اپنا کہ بخشش کا سہارا ہو
نظر تیرے کرم پر ہے الٰہ العالمیں میری

بوقت مرگ لب پر ہو درود مصطفیٰ جاری
مکمل اس طرح ہو حب ختم المرسلیںؐ میری

مدینہ پاک سے وابستگی حاصل رہے مجھ کو
رہے میرا وہاں مسکن بنے تربت وہیں میری

تمنا ہے یہ ثاقب کی خدا پوری اسے کر دے
شفاعت حشر میں کر دیں شفیع المذنبینؐ میری

مدینہ کی جدائی

کسی مجلس میں جب نعت شہ عالم سناتے ہیں
فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں

شب معراج میں ختم الرسل کا مرتبہ دیکھو
جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپؐ جاتے ہیں

کوئی اعجاز تو دیکھے میرے قرآن ناطق کا
لقب اُمّی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں

اُترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو
چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکار جاتے ہیں

پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حکم رسالتؐ سے
اشارے سے اسے جب سرورِ عالم بلاتے ہیں

یہ ہے شانِ نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے
شہ کون و مکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں

ابل پڑتا ہے چشمہ بن کے برتن میں جو تھا پانی
شہ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اس میں لگاتے ہیں

لگا لیتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی
مدینے پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں

مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے
مرے ہمدم مری جب داستاں اس کو سناتے ہیں

لرز جاتا ہے گلچیں باغباں بھی سہم جاتا ہے
چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینہ کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقب
نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

خفتہ امنگیں

تمنا ہے کہ اب کوئی جگہ ایسی کہیں ہوتی — اکیلے بیٹھے ہوتے یادان کی دل نشیں ہوتی
وہاں رہتا جہاں پر عالم آہ و فغاں ہوتا — وہاں بستا جہاں اشکوں سے تر اپنی جبیں ہوتی
وہ مے خانے کہ جسمیں سیکڑوں مستانے رہتے تھے — وہ سب سونے پڑے ہیں ان کی آبادی نہیں ہوتی
نہ ساقی ان کا باقی ہے نہ دور جام ہے باقی — کہیں پینے بھی جاتے ہیں تو سیرابی نہیں ہوتی
غموں سے زندگی اپنی بہت دوچار ہوتی ہے — کسی دن بھی نہیں خوش خاطر اندوہ گیں ہوتی
مجھے مجرم بنانے کی جو تجویزیں بناتے ہیں — کبھی تقصیر پر اپنی نظر ان کی نہیں ہوتی
مرا بس جرم اتنا ہے کہ مومن اور مسلم ہوں — حقیقت میں جو مجرم ہیں گرفت ان کی نہیں ہوتی
معافی مانگنے کو مانگ لوں سو بار میں لیکن — کوئی تقصیر تو میری کہیں اے ہمنشیں ہوتی
وفاداری کی میری کاش ان کو قدر ہوجاتی — کبھی تو مرحبا کہتے کبھی تو آفریں ہوتی
بِدوں حب نبی انسان جو دنیا میں رہتے ہیں — مکمل زندگی ان کی کسی حالت نہیں ہوتی
نبی کی راہ سے ہٹ کر جو اپنی راہ چلتے ہیں — کبھی توفیق ان کو خیر کی جانب نہیں ہوتی
پیمبر کی شریعت سے کبھی جب قوم ہٹتی ہے — خدا کی رحمت ونصرت اسے حاصل نہیں ہوتی
پہنچ سکتا نہیں وہ منزلِ مقصود تک ہرگز — عنایت شیخ کامل کی جسے حاصل نہیں ہوتی
قیامت میں ہے وعدہ دید کا لیکن قیامت ہے — دلِ مضطر کی خواہش ہے ابھی ہوتی یہیں ہوتی
مدینہ پاک تک میری رسائی کاش ہوجاتی — بتاؤں کیا کہ میری زندگی کیسی حسیں ہوتی
زیارت کے لئے در پر مری جب حاضری ہوتی — میں سجدہ ریز ہوتا خاک آلودہ جبیں ہوتی
نظر جس وقت پڑتی روضۂ اقدس کی جالی پر — نگاہِ اولیں اپنی نگاہِ واپسیں ہوتی

بڑی حسرت ہے ثاقبؔ کو کہ رہتا وہ مدینہ میں
سپردِ خاک جب ہوتا مدینہ کی زمیں ہوتی

ساقی کوثر یاد آتے ہیں

نہ صہبا سے ہے کچھ رغبت نہ ساغر یاد آتے ہیں — مجھے ہر حال میں ساقیٔ کوثر یاد آتے ہیں
مظالم اہلِ دنیا کے تو میں خود بھول جاتا ہوں — تن نوری پہ جب طائف کے پتھر یاد آتے ہیں
چلے بارِ نبوت لیکے شانوں پر شبِ ہجرت — رفیق غار وہ صدیق اکبرؓ یاد آتے ہیں
نظر آتی ہے ہل چل جب کبھی ایوان باطل میں — عمر فاروقؓ کے اس وقت تیور یاد آتے ہیں
لقب عثمانِؓ ذوالنورین کا ان کو ملا جب سے — حیا وحلم کے مجھ کو وہ پیکر یاد آتے ہیں
بدل جاتی ہے جرأت سے ہماری بزدلی اس دم — ہمیں حیدرؓ کے جب خیبر کے جوہر یاد آتے ہیں
خدا کی راہ میں جب بھی ہمیں کوئی ستاتا ہے — بلالؓ و یاسرؓ[۱] وسلمانؓ و بوذرؓ یاد آتے ہیں
کسی مسجد میں جاکر جب بھی سجدہ ریز ہوتا ہوں — نبیؐ کی مسجد و محراب و منبر یاد آتے ہیں

کرم سے جس کے منزل تک رسائی ہوگئی ثاقبؔ
مجھے راہِ ہدایت کے وہ رہبر یاد آتے ہیں

۱ عمار بن یاسرؓ مراد ہیں۔

حکایت دردِ دل

دواؤں سے طبیعت روبصحت ہے نہیں میری — طبیعت مضطرب ہے اب نہیں لگتی کہیں میری
نہیں سمجھا کوئی اس درد کو یہ درد کیسا ہے — دواؤں سے شفا ہرگز نہیں ہرگز نہیں میری
علاج اس کا ہے میری حاضری ہو سبز گنبد پر — دیارِ قدس میں اشکوں سے تر ہو آستیں میری
دیارِ پاک ہوتا اور خم ہوتی جبیں میری — وہاں کی رحمتوں سے زندگی ہوتی حسیں میری
گذر جائے یہ باقی زندگی ارضِ مقدس میں — جہاں ہیں سرورِ عالم بنے تربت وہیں میری
متاعِ دردِ دل جو مل گئی مشکل سے ملتی ہے — خدا کا فضل ہے حالت تو ایسی تھی نہیں میری
نہ دن میں چین ملتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے — سکوں پاتی نہیں ہے خاطرِ اندوہ گیں میری
ہوا پیدا اسی غم کے لئے راحت کا طالب ہوں — طلب کرتا ہوں ایسی شے جو قسمت میں نہیں میری
وہ نقشہ جم گیا ہے اب تو دل میں ذات اقدس کا — تصور میں وہ رہتے ہیں نگاہیں ہوں کہیں میری
ہوا دیوانہ جب سے آپ کا خلوت میں رہتا ہوں — کسی سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں میری
یہ دنیا دارِ فانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا — جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری

کسی لائق نہیں ثاقبؔ مگر امید رکھتا ہوں
نظر بس آپؐ پر ہی ہے شفیع المذنبیں میری

کسی کی دعا کا اثر

کسی کی دعا کا اثر دیکھ آئے — مدینے کی شام و سحر دیکھ آئے
مدینے کے کوچے مدینے کی گلیاں — نبیؐ کی ہر اک رہ گذر دیکھ آئے
وہ طیبہ کے دشت و جبل اور صحرا — وہاں کے شجر اور حجر دیکھ آئے
وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے — مقدر سے با چشم تر دیکھ آئے
وہ پرنور روضہ مکیں جس کے سرورؐ — نظر تو نہ اٹھی مگر دیکھ آئے
وہ ازواج کے گھر وہ ابوابِ رحمت — خوشا ہم بھی وہ بام و در دیکھ آئے
منور وہ روضہ کی جالی کی جانب — لرزتے ہوئے اِک نظر دیکھ آئے
بقیع کا وہ منظر صحابہؓ کا مدفن — فدا جس پہ شمس و قمر دیکھ آئے
حقیقت میں یہ میرے رب کا کرم ہے — حبیبِ خدا کا جو گھر دیکھ آئے

یہ انعام باری ہوا تجھ پہ ثاقبؔ
دیارِ شہِ بحر و بر دیکھ آئے

شہ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا

شہ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا
وہ کچھ بھی کر رہا ہو کچھ اسے حاصل نہیں ہوتا

کرشمے لاکھ دکھلائے ولی اس کو کہے کوئی
گروہِ اولیاء میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا

سفر ناقص ہی رہتا ہے کبھی منزل نہیں ملتی
نہ ہو گر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا

عمل پیہم ہو پھر اللہ کی مرضی بھی ہو حاصل
تو ایسے کام میں کوئی کبھی حائل نہیں ہوتا

جو فکر آخرت میں رات دن بےچین رہتا ہے
خدا کی یاد سے اِک آن بھی غافل نہیں ہوتا

جسے عشق پیمبر ﷺ ہے جسے پاسِ شریعت ہے
وہ احکامِ شریعت سے کبھی جاہل نہیں ہوتا

سمجھتا ہے خدا کو صرف جو حاجت روا اپنا
کسی کے در پہ وہ جا کر کبھی سائل نہیں ہوتا

تجلی ربّ کی ایسے قلب پر نازل نہیں ہوتی
رذیلہ نفس کا جس قلب سے زائل نہیں ہوتا

وہ گمراہی میں رہتا ہے ہدایت مل نہیں سکتی
طریقِ حق کی جانب جس کا دل مائل نہیں ہوتا

نہیں ہوتا ہے جس میں خدمتِ مخلوق کا جذبہ
کسی کی بھی نظر میں وہ کسی قابل نہیں ہوتا

بہت تحقیق کی ثاقبؔ ترا بس جرم یہ نکلا
خلافِ شرع باتوں کا کبھی قائل نہیں ہوتا

تمنائے مدینہ

تمنا ہے کہ گلزارِ مدینہ اب وطن ہوتا
وہاں کے گلشنوں میں کوئی اپنا بھی چمن ہوتا

بسر اب زندگی اپنی دیارِ قدس میں ہوتی
وہیں جیتا وہیں مرتا وہیں گور و کفن ہوتا

میسر بال و پر ہوتے تو میں اڑ کر پہنچ جاتا
زہے قسمت کہ اپنا آشیاں اُن کا چمن ہوتا

نمازوں میں انھیں کے در پہ میں کرتا جبیں سائی
تلاوت کا ترنم اور جنت کا چمن ہوتا

مقدر سے رسائی ان کے در تک کاش ہو جاتی
متاعِ جاں نثارِ روضۂ شاہِ زمن ہوتا

سبھی کچھ ہے مگر جب وہ نہیں کچھ بھی نہیں حاصل
جہاں میں ہوں وہیں اے کاش وہ جلوہ فگن ہوتا

خدا شاہد کہ ہم سارے جہاں پر حکمراں ہوتے
رسول پاک ﷺ کی سنت پہ گر اپنا چلن ہوتا

تمنا ہے کہ کٹتی عُمر ان کے آستانے پر
عنایت جلوہ گر ہوتی کرم سایہ فگن ہوتا

خوشا قسمت کہ ہوتا کوچۂ محبوب میں مسکن
انھیں کی راہ میں قربان اپنا جان و تن ہوتا

یہی ہے آرزو ثاقبؔ یہی اپنی تمنا ہے
کہ پیوندِ بقیع پاک اپنا بھی بدن ہوتا

تسکین خاطر

وفورِ شوق میں ہر جذبۂ دل میرے کام آیا — کبھی لب پر درود آیا، کبھی لب پر سلام آیا
سفینہ جب گھرا میرا حوادث کے تھپیڑوں میں — پئے تسکین خاطر لب پہ میرے ان کا نام آیا
مرے مجروح دل کو ہوگئی تسکین یوں حاصل — کبھی ان کا سلام آیا، کبھی ان کا پیام آیا
بہت تاریک تھی دنیا یہاں ظلمت ہی ظلمت تھی — ہوا روشن جہاں جس وقت وہ ماہِ تمام آیا
حقیقت میں انہیں کے پاس ہے کونین کی دولت — نظر جن اہلِ دل کو جلوۂ حسنِ تمام آیا
میرے اعمال بد، تو لے چلے تھے نار کی جانب — غلام ہونا ہی انکا ایسے آڑے وقت کام آیا
مدینہ میں پہنچ کر قلبِ مضطر نے اماں پائی — اگرچہ راہ میں میری حرم بھی اِک مقام آیا
کہاں ایسا مقدر تھا کہ مجھ کو یاد کر لیتے — انھیں کا فیض ہے اپنے لئے بھی اب پیام آیا

بتاؤں کیا تمھیں ثاقبؔ ملا کیا نعت گوئی میں
بوقت مرگ اپنے ساقیٔ کوثر کا جام آیا

ماہِ صیام

مبارک ہو مسلمانو ! کہ پھر ماہِ صیام آیا — خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا اژدہام آیا
خدا کا شکر ہے فصل بہار جانفزا آئی — خوشا قسمت کہ پھر سے موسم صوم وقیام آیا
زمانہ آ گیا کہ لطف باری عام اب ہوگی — نصیب اپنے کہ پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا
قیامت میں یہ روزہ ڈھال ہوگا روزہ داروں کی — یہ سرمایہ بھی اپنا کیسے آڑے وقت کام آیا
ہدایت کے صحیفے سب کے سب اس ماہ میں اترے — اسی ماہِ مبارک میں کلاموں کا امام آیا
اسی میں رات اِک آئی ہزاروں رات سے بہتر — کہ جس میں چشمۂ رحمت سے بندوں کا سلام آیا
گذاری جس نے اپنی زندگی ساری اطاعت میں — اسی کے واسطے جنت سے ہی دنیا میں جام آیا
دوبارہ زندگی پائی سکونِ دل ہوا حاصل — زباں پر جب محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیارا نام آیا

جو پہنچا حشر میں ثاقبؔ فرشتے یہ پکار اٹھے
محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام آیا

لیلۃ القدر

مبارک ہو مسلمانو! مبارک رات آئی ہے   خدا کی رحمتوں اور برکتوں کو ساتھ لائی ہے

فضائل اس مبارک رات کے تم کو سناتا ہوں   خدائے پاک کا ارشاد میں تم کو سناتا ہوں

ہزاروں رات سے افضل یہ بیشک رات ہوتی ہے   فرشتوں کے اُترنے کا سبب یہ رات ہوتی ہے

خدائے پاک کا اس رات میں اعلان ہوتا ہے   جو چاہو مانگ لو اس رات میں فرمان ہوتا ہے

طلب روزی جو کرتا ہے اسے وہ رزق دیتا ہے   جو چاہے مغفرت اپنی وہ اسکو بخش دیتا ہے

کوئی گر مبتلا ہو مرض میں صحت کا طالب ہو   کسی پر بار ہو گر قرض کا راحت کا طالب ہو

کوئی چاہے اگر اس کو عطا اولاد صالح ہو   بدلنا چاہتا ہے گر کوئی تقدیر طالح کو

یہ سب آئیں کھلا ان کے لئے دربارِ عالی ہے   مرادیں ہونگی سب پوری یہی ارشادِ باری ہے

بہت نادم ہوں یا اللہ پڑا ہوں در پہ اب یارب   خطائیں بخشدے یارب خطائیں بخشدے یارب

اٹھا اب سر کو اے ثاقبؔ تو کیوں مغموم ہوتا ہے
کہیں دربارِ عالی سے کوئی محروم ہوتا ہے

شکایت وطلب عنایت

اُمنڈ آئے ہیں سب اہل جفا اب باجفا ہو کر   غلام آئے ہیں آقا تیرے در پر بے نوا ہو کر

ستانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے مشغلہ انکا   خدایا سازشیں سب انکی اڑ جائیں ہوا ہو کر

یہ دھنس جائیں زمیں میں یا پھر ان پر سنگ باری ہو   اتر آئے ہیں ظالم ظلم پر اب برملا ہو کر

وفا کا ہم سے وعدہ تو برابر کرتے رہتے ہیں   نہیں ملتے ہیں لیکن وہ کبھی بھی باوفا ہو کر

بتاؤں میں تمھیں ظالم کو یہ جرأت ہوئی کیسے   نبی کی راہ سے ہم ہٹ گئے ہیں بے وفا ہو کر

دکھا سکتے ہیں نقشہ بدر واحزاب واحد والا   گذاریں زندگی گر ہم غلامِ مصطفےٰ ہو کر

خدا نے جب گدائی اپنے در کی ہم کو بخشی ہے   کسی کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلائیں گدا ہو کر

ہمیں کیوں فکر راحت ہو ہمیں کیوں خوف اعداء ہو   رہیں گے ہم یہاں پر اب تو محکوم قضا ہو کر

خداوندا مرا بھی حشر ان کے ساتھ ہو جائے   یہاں سے جو گئے ہیں پیکر صدق وصفا ہو کر

عنایت کی نظر کر دے الٰہی اپنے ثاقبؔ پر
وہ آیا ہے ترے در پر ترے در کا گدا ہو کر

ظلم کی حد اور اس کا علاج

سبھی اب کہہ رہے ہیں کاش آزادی نہیں ہوتی　　جو ہوتا ہوتا رہتا اپنی بربادی نہیں ہوتی

زمین ہند اپنے خون سے رنگین ہے لیکن　　وطن ہوتے ہوئے بھی مجھ کو آسانی نہیں ہوتی

یہ گھر میرا ہے تجھ کو صرف رہنے کی اجازت ہے　　کسی کے گھر میں تو غیروں کی من مانی نہیں ہوتی

اجاڑا تو نے اے ظالم یہ سارا گلستاں میرا　　نحوست تیری ایسی ہے کہ شادابی نہیں ہوتی

جو وعدہ مجھ سے کرتا تھا اگر پورا اسے کرتا　　معابد کی مساجد کی یہ ویرانی نہیں ہوتی

تری حالت نہیں بدلی تو پھر میں بھی نہ بخشوں گا　　کسی بھی ملک میں ظالم کی مہمانی نہیں ہوتی

دکھادوں گا تجھے میں زورِ حیدرؓ جوشِ خالدؓ بھی　　امنڈ پڑتا ہے جب سیلاب پایابی نہیں ہوتی

عمل کرتا تو اے ثاقبؔ صحابہؓ کے نمونے پر
کبھی اس راہ پر چلنے میں ناکامی نہیں ہوتی

لطف دنیا کے ہیں کے دن کے لئے
کھو نہ جنت کے مزے ان کے لئے
یہ کیا ائے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیئے تنکے لئے
(کلام مجذوب/ص۲۵۹)

تو ہو کسی بھی حال میں مولا سے لو لگائے جا
قدرت ذوالجلال میں کیا نہیں گڑگڑائے جا
بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
گو نہ نکل سکے مگر پنجرہ میں پھڑ پھڑائے جا
(کلام مجذوب/ص۲۸۸)

ضربیں کسی کے نام کی دل پہ یونہی لگائے جا
گو نہ ملے جواب کچھ، در یوں ہی کھٹکھٹائے جا
کھولیں وہ یا نہ کھولیں در، اس پہ ہو کیوں تیری نظر
تو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

(خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ)